بھٹو کی موت اور ہنگامہ آرائی

بالآخر پاکستان کے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئے اور اس طرح سے ملک میں ایک مرتبہ پھر قانون اور انصاف کی حکمرانی قائم ہوگئی۔ پاکستان کی جرأت مند عدلیہ نے قانون کے تقاضوں کے مطابق جو فیصلہ کیا صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے اسے بحال رکھا اور اپنی ذمہ داری کو بالفعل پورا کیا۔ اس منطقی عمل سے جہاں پوری دنیا کے سنجیدہ حلقوں میں پاکستان کی عدلیہ کا وقار بلند ہوا وہاں وہاں ان متمدن دنیا کے فرمانرواؤں اور دانشوروں کی حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی جو بزعم خویش قانون کے پاسدار اور حق و انصاف کے علمبردار بنے ہوئے ہیں اور جو مساوات کا واحد اجارہ دار اپنے آپ کو گردانتے ہیں۔

جنرل ضیاء الحق نے ان ممالک کے سربراہوں اور اہل دانش و بینش کی نقاب کشائی کرتے ہوئے اپنے حالیہ ایک انٹرویو میں واشگاف الفاظ میں کہا ہے کہ بھٹو کیلئے رحم کی اپیلیں کرتے ہوئے ان چار مجرموں کو کیوں نظرانداز کر دیا جو بھٹو کے ساتھ شریک جرم ہیں۔

آخر وہ بھی انسان ہیں ان کے بھی اہل خانہ ہیں۔ بھٹو کی موت کے بعد بھی بی بی سی، دیگر مغربی ذرائع اور بزعم خود متمدن دنیا کے حکمرانوں اور دانشمندوں نے صرف بھٹو ہی کے حق میں صدائے احتجاج بلند کی ہے اور بھٹو ہی کے خاندان سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے۔

اس جانبدارانہ اور یکطرفہ دہائی اور پروپیگنڈے سے یہ حقیقت مزید منکشف ہوگئی کہ ان اداروں اور ان ممالک کو بھٹو کی ذات سے ہمدردی کم اور پاکستان سے دشمنی زیادہ ہے یہ طبقہ حب علی کی بجائے بغض معاویہ کا شکار ہے صیہونی کارندے جو مغربی پریس پر مسلط ہیں کسی صورت بھی پاکستان کو مستحکم اور پائیدار دیکھنا نہیں چاہتے ان کی اولین کوشش یہی ہوتی ہے کہ مسلم ممالک بالعموم اور پاکستان بالخصوص افراتفری اور انتشار و افتراق کا شکار رہے۔ بھٹو کی پھانسی پر پاکستان میں جتنا کچھ ردعمل ہوا اور جیسے کچھ جلوس نکالے گئے وہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہیں مگر بی بی سی نے اپنی مخصوص تکنیک کے مطابق رائی کا پہاڑ بنا کر پیش کرنے سے گریز نہیں کیا پہلے دن کی خاموشی اور سکون کو "خاموش احتجاج" کا عنوان دیا گیا دوسرے دن اکا دکا مظاہروں کو ملک گیر مظاہرے کہا گیا اور تیسرے دن جب کہیں کچھ سجھائی نہ دیا تو یہ سرخی جمائی کہ بڑے بڑے شہروں میں فوج اور رینجرز کے ٹرک گشت کر رہے ہیں۔

یہی وہ کارکردگی ہے جس پر فوت شدہ بھٹو کے نادان دوست جھوٹی اور من گھڑت خبروں کو صحیفۂ آسمانی سمجھ کر سنتے ہیں۔ بالفرض یہ نادان دوست جلاؤ گھیراؤ کے پرانے حربے کو کام میں لاکر ملک کی معیشت کو نقصان پہنچاتے اور قومی املاک کو تباہ کرنے میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوگئے تو انکی اس زور آزمائی کا حاصل کیا ہوگا کیا بھٹو زندہ ہو جائے گا۔ کیا بھٹو کی روح کو اس توڑ پھوڑ اور افراتفری سے ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے یا پیپلز پارٹی اس لاقانونیت سے اقتدار میں آجائے گی۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا پھر ایسی شور انشوری کیوں جسکا انجام بے نمکی ہو۔ سوچئے اور ٹھنڈے دل سے سوچئے

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۱۵

جمعۃ مبارک ۱۳ اپریل ۹،۶،۱۵ جمادی الاولیٰ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

شرح اشتراک
سالانہ -/۶۵ روپے
ششماہی -/۳۳ روپے
سہ ماہی -/۱۷ روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام

رابطہ کیلئے: ہفت روزہ ترجمان اسلام، رنگ محل لاہور ۸

ڈویژنل کمیٹیاں قائم کر دی گئیں

تمام حضرات دستور کی پابندی کریں (زاھد الراشدی)

جمعیت علماءِ اسلام کی مرکزی تنظیمی کمیٹی نے جمعیت کی ضلعی شاخوں اور ضلع و تحصیل صدر مقامات کے انتخابات کی نگرانی کے لئے ڈویژنل الیکشن کمیٹیاں قائم کردی ہیں۔ یہ بات پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور تنظیمی کمیٹی کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے بتائی۔ انہوں نے بتایا کہ تنظیمی کمیٹی کا اجلاس گذشتہ دنوں ملتان میں قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اپریل کے دوران ابتدائی انتخابات اور رکن سازی کا باقی ماندہ کام بہر حال مکمل کرایا جائے اور اس کام کی نگرانی رکن سازی کے سلسلہ میں پہلے سے مقرر کئے گئے ضلعی نگران کریں گے جبکہ ضلعی شاخوں اور ضلع و تحصیل صدر مقامات کی شاخوں کے انتخابات مئی میں ہونگے جن کی نگرانی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ڈویژنل الیکشن کمیٹیاں کریں گی۔

کراچی ڈویژن :۔ مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد شاہ امروٹی، مولانا نور محمد۔

حیدر آباد ڈویژن :۔ حاجی کرامت اللہ، مولانا عبدالعزیز شہداد پور، رئیس محمد ہاشم دادو۔

سکھر ڈویژن :۔ مولانا غلام قادر شکار پور، مولانا قائمدین نواب شاہ، مولانا احمد شاہ جیکب آباد۔

کوئٹہ ڈویژن :۔ مولانا محمد اسحاق ژوب، حافظ حسین احمد کوئٹہ، حاجی سیف اللہ پشین۔

قلات ڈویژن :۔ مولانا محمد صدیق شاہ، مولانا ابوبکر خضدار، مولانا عبدالشکور خاران۔

سبی ڈویژن :۔ میر مہابت خان سبی، مولانا نیاز محمد کواس، مولانا امام دین شاہ کچھی۔

مکران ڈویژن :۔ مولانا عبدالحق تربت، مولانا رحمت اللہ پنجگور، حاجی جان محمد مکران۔

بہاولپور ڈویژن :۔ مولانا محمد یوسف بہاولنگر عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ بہاولپور، مولانا غلام مصطفٰے رحیم یار خان۔

ملتان ڈویژن :۔ سید خورشید عباس گردیزی ملتان، چودھری شوکت علی کوٹ ادو، مولانا امیر حسین شاہ اوکاڑہ۔

لاہور ڈویژن :۔ حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹ، مولانا محمد فیروز خان ڈسکہ

سرگودھا ڈویژن :۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد عمر لدھیانوی، حافظ محمد صادق۔

راولپنڈی ڈویژن :۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن حافظ عبدالرحمٰن قاسمی چکوال، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری گجرات۔

ہزارہ ڈویژن :۔ مولانا فضل رازق ہری پور، عبدالستار خان بفہ، قاری فضلِ ربّی مانسہرہ۔

پشاور ڈویژن :۔ مولانا حبیب گل کوہاٹ، مولانا لطف الرحمٰن مردان، ڈاکٹر عبدالرحمٰن پشاور۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن :۔ قاضی عبداللطیف کلاچی، امیر نواز خان ایڈووکیٹ، لکی مروت، ڈاکٹر گل رحمان بنوں۔

مالاکنڈ ڈویژن :۔ حاجی عبدالہاشم خان، صاحبزادہ خالد جان، حاجی عبدالستار منگورہ (جاری ہے)

شمالی ڈویژن :۔ ملک محمد مسکین، جہانداد خان محمد عظیم۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ ابتدائی و ضلعی شاخوں کے انتخابات کے بعد جون میں صوبائی اور جولائی میں مرکزی عہدہ داروں کے انتخابات عمل میں لائے جائیں گے۔ آپ نے کہا جمعیت علماءِ اسلام کی رکن سازی میں عوام کے مختلف طبقوں کی حوصلہ افزا دلچسپی اور کام کی وسعت کے پیشِ نظر ملک کے مختلف حصوں سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ رکن سازی کی میعاد میں اضافہ کر دیا جائے لیکن چونکہ ملک میں عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان ہو چکا ہے، ہم عام انتخابات کے سلسلہ میں سرگرمیاں شروع ہونے سے قبل ہر سطح کے جماعتی انتخابات مکمل کر لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے مرکزی تنظیمی کمیٹی نے رکن سازی کی مدت میں اضافہ کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا اور ابتدائی انتخابات شروع کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم اجازت دے دی گئی ہے کہ صرف ماہ رواں میں ابتدائی انتخابات کے ساتھ ساتھ رکن سازی کا باقی ماندہ کام بھی مکمل کر لیا جائے۔

مولانا زاہد الراشدی نے ملک بھر میں جماعتی کارکنوں اور رکن سازی کے انچارج نظماء اور کمیٹیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جماعتی دستور کی پوری طرح پابندی کرتے ہوئے انتخابات کا عمل جوش و خروش اور نظم و ضبط کے ساتھ مکمل کریں اور ہر سطح پر مخلص، متحرک پرجوش اور باصلاحیت قیادت کو آگے لائیں تاکہ جمعیت علماءِ اسلام قومی سیاست میں اپنا کردار پہلے سے زیادہ سرگرمی اور اعتماد کے ساتھ ادا کر سکے۔

آپ نے بتایا کہ ڈویژنل الیکشن کمیٹیوں کے ارکان کو سرکلر کے ذریعہ انتخابی ضوابط و طریق کار سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں بھی بعض تفصیلات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام حضرات ان ضوابط اور طریق کار کی پوری طرح پابندی کریں تاکہ آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے ہر سطح پر صحیح قیادت کا چناؤ عمل میں لایا جا سکے۔

بقیہ : رواں دواں

نہیں چاہتے تھے کہ مارشل لاء کے بہانے ان راہنماؤں کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔

این۔ڈی۔پی کے لیڈروں کو قومی اتحاد کے راہنماء مولانا مفتی محمود پر کیچڑ اچھالنے اور الزام تراشی سے پہلے اپنے ماضی میں جھانکنا چاہیئے کہ وہ اس سے قبل کتنے پانی میں تھے اور اب کیا ہیں۔

ہم بیگم صاحبہ کے اس بیان کو اس غصّہ کا ردِّ عمل قرار دے سکتے ہیں جو انہیں بلوچستان اور صوبہ سرحد میں این۔ڈی۔پی کی غیر مقبولیت کی وجہ سے آیا ہے۔ دونوں صوبوں میں این۔ڈی۔پی کو اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ پنجاب اور سندھ میں تو چند سے وجود ہی ناپید ہو رہا ہے باہم سر پھٹول اور جوتم پیزار کی فضا نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔

خالی باتوں اور کھوکھلے نعروں سے اگر پارٹیاں استحکام پکڑ جائیں تو پھر جمہوریت کا خدا حافظ!۔

رواں دواں

زاہد بلند شہری

بیگم نسیم ولی خان کا حیرت انگیز رویّہ

پاکستان بننے سے تحریک نظام مصطفےٰ تک ملک میں مختلف گروپ بننے اور ٹوٹتے رہے اور بعض گروپ مستقل بھی رہے مگر مفاد پرست لوگوں نے انہیں بھی غیر مستقل بننے پر مجبور کر دیا۔ قدر مشترک کی بنیاد پر کچھ لوگوں نے جو مستقل محاذ قائم کیا تھا وہ بھی ذاتی اور مالی مفاد کے باعث نفاق کی صورت حال سے دوچار ہو گیا۔ ہمیں ان گروہوں اور لوگوں کی نااتفاقی یا غیر مستقل مزاج صورت حال کا چنداں ... افسوس نہیں ہے۔ البتہ ان کے اس رویّہ پر شدید افسوس ہے جو وہ گذشتہ دو ماہ سے اپنائے ہوئے ہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ ان سے اس بات کی توقع نہیں تھی۔ اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ اپنے نظریئے اور موقف پر سچے دل سے قائم ہیں اور کسی بھی موقع پر اپنے محسنوں اور ماضی میں شانہ بشانہ چلنے والے مخلص لوگوں پر دشنام طرازی اور بے بنیاد الزامات کی بوچھاڑ نہیں کریں گے۔

مگر ہماری توقعات سے ہٹ کر انہوں نے پرانی مروج سیاسی بازی گری کا ٹھیٹ مظاہرہ کیا اس کا عملی نمونہ بیگم نسیم ولی خان کی طرف سے ایک اخباری بیان کی صورت میں ۳ اپریل کو دیکھنے میں آیا۔ اس میں تعاون سے دست کشی اور میدانِ عمل میں ایک باقاعدہ مخالف محاذ کے بالواسطہ وجود کو کھلے طور پر ظاہر کیا گیا۔ ہم ان کے اس حیرت انگیز بدلتے ہوئے رویئے پر سوائے افسوس اور ان کے لئے دعائے خیر کے اور کیا کر سکتے ہیں، جو شخص یا جماعت بزعم خویش حقیقت پسند ہو وہ بے عقلی یا کم عقلی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دے تو ہم بھی کچھ کہہ سکتے ہیں کہ

براین عقل و دانش بباید گریست

اس حقیقت سے کون آشنا نہیں کہ سابقہ نیشنل عوامی پارٹی کے سرکردہ عہدیداران پارٹی پر جابرانہ اور غیر قانونی پابندی کے بعد گرفتار کر لئے گئے۔ نیپ پر پابندی لگی تو بلوچستان کی صوبائی وزارت بھی ختم کر دی گئی۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بھی بلوچستان کی طرح دو پارٹیوں کی وزارت تھی۔ اس میں وزارت علیہ کا عہدہ مولانا مفتی محمود کے پاس تھا۔ انہوں نے اس اقدام کے خلاف اس وقت کی بھٹو حکومت سے باقاعدہ احتجاج کیا مگر مسٹر بھٹو نے ایک نہ سنی۔ بالآخر اس احتجاج کو مولانا مفتی محمود نے عملی جامہ پہنایا اور وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ بھٹو نے اسے قبول نہ کیا بلکہ بدنامی اور آمرانہ کارروائیوں کے آشکار ہونے کے ڈر سے انہیں پیشکش کی کہ وہ جب تک چاہیں وزارت پر فائز رہ سکتے ہیں اور یہ پیشکش یہاں تک بڑھی کہ انتہا کو پہنچ گئی اور کہا گیا کہ پاکستان کی صدارت بھی آپ سنبھال لیں۔ مرکز میں وزیروں کی بھی آپ کے لئے گنجائش ہے مگر شرط یہ ہے کہ ملک میں سیاسی اعتبار سے میرا کنٹرول ہوگا۔ آپ کو مکمل طور پر میری حمایت کرنا پڑے گی۔

مگر سرحد کے وزیر اعلےٰ مولانا مفتی محمود نے بلا تامل و تاخیر مسٹر بھٹو کو جواب دیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم جمہوری اداروں کی سلامتی چاہتے ہیں۔ ہم ذاتی اقتدار کی خاطر جمہوریت اور اپنے ساتھیوں کو قربان نہیں کر سکتے۔

انہوں نے استعفیٰ کے بعد نیپ کے لیڈروں کو بتایا کہ یہ سب کچھ بلوچستان میں ایک عوامی جمہوری حکومت کے توڑے جانے کے خلاف کیا گیا ہے۔

حالانکہ اگر مولانا مفتی محمود ایسا نہ بھی کرتے تو بھٹو ان کو وزارت علیا سے کسی طور پر بھی ہٹانے کا حقدار نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ باقاعدہ جمہوری ادارے کے سربراہ تھے اور جمہوری طریقے سے منتخب ہو کر آئے تھے۔ مگر انہوں نے صرف اور صرف نیپ کے لیڈروں کے حقوق کی بازیابی کیلئے ایسا کیا اور جب وزارت کی تشکیل کا وقت تھا تو اس وقت بھی جمعیت علماء اسلام نے اپنا پروگرام صوبہ سرحد کی دونوں پارٹیوں کے سامنے رکھ دیا تھا ان دو میں سے ایک نیپ اور دوسری قیوم خان کی لیگ تھی گو کہ جمعیت کی شرائط دونوں گروپوں نے قبول کر لی تھیں۔ مگر پھر بھی جمعیت نے نیپ کو ترجیح دی صوبہ سرحد میں لیگ اور نیپ کی نسبت جمعیت نے سرحد اسمبلی میں خاصی نشستیں حاصل کی تھیں یہی وجہ ہے کہ دونوں جماعتیں وزارت میں شمولیت چاہتی تھیں — اب اگر محترمہ بیگم صاحبہ یہ کہتی ہیں کہ مفتی محمود کی جماعت کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر تھی تو ان کی اس بات کو جھٹلانے کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ بہتر ہے کہ وہ ۷۰ء کے انتخابات کے نتائج دیکھ لیں۔ اور اگر بیگم صاحبہ محترمہ یہ زحمت بھی اٹھانا پسند نہیں کرتیں تو اپنے شوہر نامدار سے پوچھ لیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنی عمر اور تجربے کا لحاظ کرتے ہوئے سچائی اور ان کے ساتھ کئے گئے احسان کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ اور بیگم صاحبہ کی اس بارے میں اچھی "بریفنگ" کر سکیں گے۔

قابلِ احترام بیگم صاحبہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر مفتی محمود صاحب نے ہمارے خلاف بیان بازی بند نہ کی تو ہم ان کے رازوں پر سے پردہ اٹھا دیں گے۔ نیز یہ کہ بھٹو سے کئے گئے معاہدے پر دستخط کے بارے میں بھی بتا دیں گے اور یہ بات بھی بتا دیں گے کہ مفتی محمود صاحب نے مارشل لاء کی مخالفت کی تھی کہ اگر مارشل لاء لگ گیا تو مارشل لاء حکام ولی خان بزنجو، مینگل اور مری وغیرہ لیڈروں کو پھانسی پر لٹکا دیں گے۔ بیگم صاحبہ کی یہ گوہر افشانی بھی خوب ہے۔

مولانا مفتی محمود نہیں چاہتے تھے کہ ملک میں فوج ایک مرتبہ پھر اقتدار اعلیٰ اپنے قبضہ میں لے لے۔ کیونکہ یہ بات تجربہ ہے کہ جب کبھی فوج اقتدار پر قابض ہوئی تو نوکر شاہی اور آنے والے جرنیلوں کی ذاتی خواہش کی وجہ سے وہ ایک عرصہ تک ملک پر حاکم رہی۔ اس کی مثالیں سکندر مرزا، ایوب خان اور یحییٰ خان ہیں۔

ان لوگوں نے آنے کے بعد کبھی نہیں چاہا کہ وہ اقتدار چھوڑ دیں۔ بالآخر دوسرا جرنیل ہی اقتدار اپنے قبضہ میں کرتا ہے اس کے بغیر وہ چھوڑنا پسند نہیں کرتے اور خود مسٹر بھٹو بھی فوج کے سہارے آئے۔ مولانا مفتی محمود جو خود بھی جمہوریت پسند ہیں یہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے مگر اصغر خان ایسے اور بھی فوج کو باقاعدہ اقتدار حاصل کرنے کی دعوت دے رہے تھے جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ بیگم صاحبہ مارشل لاء کی آمد کو لازمی امر خیال کرتی تھیں اور اگر ایسی بات ہے تو اب بیگم صاحبہ کس منہ سے مارشل لاء کی مخالفت کر رہی ہیں۔ اب بہتر تو یہی ہے کہ بیگم صاحبہ اور ان کی این۔ڈی۔پی اس وقت تک مارشل لاء حکومت کو بخوشی برداشت کریں جب تک کہ انتخابات کا انعقاد نہیں ہو جاتا۔

بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ "مفتی صاحب ہماری سالہا سال کی دوستی کو دشمنی میں بدلنے پر تلے ہوئے ہیں" یہی بات جو انہوں نے کہی ہے مولانا مفتی محمود صاحب کو کہنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ این۔ڈی۔پی نے قومی اتحاد سے علیحدگی کے بعد سے پی۔این۔اے کے (بشمول مولانا مفتی محمود) متقدر راہنماؤں کے خلاف ہر موقع اور ہر جگہ و مجلس میں بے بنیاد اور لغو قسم کے بیانات داغے ہیں۔ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" اسطرح سے بیگم صاحبہ اپنے کئے پر پردہ ڈال رہی ہیں۔

انہوں نے آگے چل کر کہا "وہ بھٹو سے ساز باز کرنے کے بارے میں مفتی محمود کے کردار کو عوام کے سامنے پیش کریں اور سابق وزیراعظم کو مزید اختیارات دینے کے سلسلے میں ایک معاہدہ پر دستخط کرنے میں ان کی محبت، جو پیپلز پارٹی کی حکومت کیخلاف ملک گیر تاریخی تحریک کے مقاصد کے برعکس تھی۔"

کیا بیگم صاحبہ یہ بتانا پسند کریں گی کہ بھٹو سے مذاکرات میں صرف مولانا مفتی محمود ہی تھے؟ وہ دوسرے دو افراد کو بھول گئیں، اگر مولانا مفتی محمود کو بھٹو سے معاہدہ کرنے میں محبت ہی تھی تو وہ وزارت سرحد نہ چھوڑتے۔ وقتاً فوقتاً اس کی پیشکش نہ ٹھکراتے تحریک نہ چلاتے اور پھر اتنا عرصہ مذاکرت نہ کرتے

یہ حقیقت بھی اپنی جگہ عیاں ہے کہ جب مذاکرات ہوئے قومی اتحاد کی جنرل کونسل جس میں نو کی نو سیاسی پارٹیوں کے سیاسی زعماء شامل ہوئے تھے باقاعدہ مشورہ کیا جاتا اور آئندہ کے لئے بہتر سے بہتر لائحہ عمل تیار کیا جاتا بیگم صاحبہ اس وقت کہاں تھیں انہیں اس وقت تحریک کے مقاصد کا خیال نہیں آیا؟

جنرل کونسل کے ان اہم اجلاسوں میں تو بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ تمام لیڈران شرائط پر بھٹو سے مذاکرات کرتے کے لیے راضی تھے کسی نے بھی مخالفت نہیں کی۔ اور پھر

وہ معاہدہ
- - - - - - - - - - - - - - -

جو پی۔این۔اے بھٹو سے طے کر رہا تھا پی۔این۔اے کی جنرل کونسل کی منظوری سے تیار کیا گیا تھا اور اس میں مسٹر بھٹو کو کسی طور سے بھی کسی قسم کی بے جا رعایت نہیں دی گئی تھی بلکہ تمام کا تمام من وعن مسٹر بھٹو قبول کرنے پر آمادہ تھے اور ممکن تھا کہ انقلاب کے دن اس پر دستخط ہو جاتے۔

بہر حال بیگم صاحبہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا مفتی محمود جو بھٹو سے مذاکرات کر رہے تھے وہ صرف اکیلے اور پی این اے کے دوسرے لیڈروں کو اعتماد میں لیے بغیر کر رہے تھے۔

بلوچستان اور سرحد کے نیپ کے لیڈروں کو پھانسی پر لٹکانے کے بارے میں مولانا مفتی محمود سے منسوب بیگم نسیم ولی خان کا بیان ابھی وضاحت طلب ہے اگر مولانا مفتی محمود نے مارشل لاء کی مخالفت کی تھی تو جمہوری ہوتے اور جمہوریت چاہنے کے ناطے یہ درست تھی اور مارشل لاء کی موجودگی کو پسند بھی نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جہاں تک پھانسی پر لٹکانے کا تعلق ہے تو اس خدشہ کی وجہ بھی صاف ظاہر ہے کہ بھٹو نے جنرل ضیاء الحق کو بری فوج کا سربراہ بنانے کے روز اوّل سے ہی نیپ اور جمعیت کے لیڈروں کے بارے میں بریف کیا تھا۔ اس بریفنگ میں سب سے بڑی بات یہی تھی کہ "یہ لوگ پاکستان کے دشمن ہیں اور ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسلیئے ہر حکومت ان کو اپنی گرفت میں رکھتی ہے کہ کہیں یہ پاکستان سے غداری کر کے اسے ٹکڑے کرنے کی سازش نہ کریں"

اور جنرل صاحب بھی بزعم خویش اس بریفنگ سے اچھے خاصے متاثر ہوئے گویا ان کے دل میں نیپ کے لیڈروں کے خلاف نفرت کا بیج بو یا گیا۔ اور یہ امکان بھی غالب تھا کہ جنرل ضیاء الحق صاحب پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کو پرامن انقلاب کی بجائے اگر تیرہ گئی ۱۹۷۵ء کو بنگلہ دیش کے جنرل ضیاء الرحمٰن کی طرح کا خونیں انقلاب لاتے تو سب سے پہلے نیپ کے لیڈروں کو گولی کا نشانہ بناتے۔ جنرل صاحب کی بھٹو سے ہمدردی تو ان کی پہلی تقریر سے بھی ظاہر تھی جس میں انہوں نے بھٹو کو عقلمند قرار دیا۔

ایک انٹرویو میں وہ خود اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ ان کو حراست میں لینے سے قبل تک بھٹو سے "سر سر" کے سابقوں سے مخاطب رہے۔

اگر مولانا مفتی محمود صاحب نے ایسا کہا بھی تھا تو بیگم صاحبہ کو اس میں مفتی محمود کی نیپ کے لیڈروں سے دشمنی کا کونسا پہلو نظر آتا ہے۔ یہ بات تو سراسر نیپ کے لیڈروں کے حق میں ہے کہ مفتی محمود

باقی صفحہ ۲۶ پر

رپورٹنگ ــــ الطاف حسین بی اے ایل ایل بی

مدارسِ عربیہ دین کے قلعے ہیں (حضرت درخواستی مدظلہٗ)

ہم نے حکومت میں شامل ہو کر اپنے مقاصد حاصل کئے ہیں (مفتی محمود)

دینی درسگاہوں اور علماء حق کی کاوشوں سے ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آسکا ہے۔ (نوابزادہ نصر اللہ خان)

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سہ روزہ عظیم الشان جلسہ یکم اپریل کو انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں جید علماء کرام مشائخ عظام، مرکزی وزراء عرب ممالک کے سفراء کے علاوہ ملک بھر سے جمعیۃ علماء اسلام کے ہزاروں کارکنوں نے شرکت فرمائی۔
اس جلسہ کی مکمل رپورٹ نذرِ قارئین ہے (الطاف)

مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا سہ روزہ تاریخی جلسہ ۳۰ مارچ سے یکم اپریل تک جاری رہا جس میں ملک بھر سے سینکڑوں علماء کرام، مشائخ، عظام کے علاوہ مرکزی وزراء عرب ممالک کے سفیروں نے شرکت کی۔ تین روز تک ملتان بھر میں خصوصاً قلعہ کہنہ قاسم باغ میں میلے کا سماں رہا۔ جلسہ کے آخری یوم ۱/۲ ۳ صد فارغ التحصیل فضلاء کرام اور حفاظ کی دستار بندی کی گئی۔ اور انہیں اسناد تقسیم کی گئیں

باہر سے آنے والے شرکاء کے صوبہ وار کیمپ نصب کئے گئے تھے۔ کھانے کے لیے سستے ہوٹل اور عورتوں کے لیے پردہ کا خاص اہتمام کیا گیا۔ میں ۳۰ مارچ کو جلسہ گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی بھاری تعداد جو کہ دور دراز علاقوں سے آئے تھے وہاں پر موجود پایا۔ ۱/۲ ۲ بجے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ قلعہ کے موری گیٹ کی جانب مغرب کی طرف سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری نور الحق ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام پنجاب سر انجام دے رہے تھے جلسہ گاہ کے چاروں طرف انصار الاسلام کے رضا کار اپنی خاص وردیوں میں ملبوس انتہائی نظم و ضبط سے حفاظتی انتظامات سنبھالے ہوئے تھے۔

ڈیڑھ بجے مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہٗ جلسہ گاہ تشریف لائے لوگوں کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ نماز جمعہ حضرت مولانا مفتی صاحب نے پڑھائی اور تقریباً دو بجے الحاج مرزا غلام نبی جانباز کی ولولہ انگیز اور پُر تاثیر نظم سے جلسہ کی باقاعدہ نشست کا آغاز ہوا۔

قومی اتحاد پاکستان کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خاں اسٹیج پر تشریف لا چکے تھے انہوں نے ملتان سے جلد ہی واپس جانا تھا اس لیے ان کی خواہش پر انہیں پہلے دعوتِ سخن دی گئی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد نوابزادہ صاحب نے فرمایا "معزز حضرات میں جلسہ کے منتظمین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس مبارک تقریب میں مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ملک میں اعلان ۱۲ ربیع الاوّل سے اسلامی قانون کا نفاذ ملتِ پاکستان کے لیے باعثِ سعادت ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ سعودی عرب کے بعد دوسرا ہمارا ملک ہے جس میں اسلامی حدود کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ اس سے پہلے ملک میں غیر اسلامی روایات کو فروغ دیا گیا اور غیر اسلامی بنیادوں پر مشتمل نظامِ تعلیم کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ جس سے تعلیم یافتہ طبقہ اسلام سے بیگانہ ہوتا چلا گیا تعلیم ملازمت کے حصول کے لیے حاصل کی جاتی رہی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اہل حق کا قافلہ رواں دواں رہا۔ علماء کرام کا یہ طبقہ اسلامی اقدار کو زندہ رکھنے میں کوشاں رہا جنہوں نے یہ عمل برصغیر کے مختلف علاقوں میں بڑے بڑے مدارس عربیہ کے قیام سے جاری رکھا اور اس طرح آج ہم ان علماء اور دینی مدارس کی وجہ سے ملک میں نظامِ شریعت کے عملی نفاذ کی نعمت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

سابقہ حکومتوں نے ملک میں غیر اسلامی معاشرہ کو پروان چڑھایا اور اس کی انتہاء بھٹو نے کر دی۔ علماء فضلاء کی بے حرمتی کی گئی۔ جمہوری اقدار کا قتل عام کیا۔ آخر کار ہم سب نے مل کر اس ظالم و جابر سے چھٹکارا حاصل کیا۔ اور ہم نے یہ مقصد اتحاد کی وجہ سے حاصل کیا تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بھٹو کی علیحدگی کے بعد تین جماعتیں یکے بعد دیگرے اتحاد سے الگ ہو گئیں۔ اور اس طرح وحدتِ ملی کو بہت بڑا دھچکا پہنچایا۔ اگر ملک میں اسلامی نظام کے باوجود ہم اکٹھے نہ ہوئے تو پھر خدانخواستہ ملک میں پھر کبھی اسلام نہ آسکے۔ ملک میں اس وقت دو قوتیں ہیں ایک اتحاد کے لیے کوشاں ہے تو دوسری انتشار کے لیے سرگرم عمل ہے یہ اتحاد دشمن عناصر ملک میں افراتفری۔ ق۔ پھیلا کر اپنا مقصد حاصل کرنا

سابقہ سیاسی قائدین پر ملک لگاتے ہیں میں ان سے پو
کب کھلا۔ ان کی اس
بھی بدظن ہو سکتی ہے
کہ ملک میں اتحاد و"

آخر میں نوابزادہ صاحب نے دینی مدارس کے قیام کے تعین، علماء کے معاشرہ میں وقار پر زور دیا اور اکابر دیوبند کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

بعد ازاں مولانا محمد یٰسین صدر جلسہ استقبالیہ کمیٹی نے خطبہ استقبالیہ پڑھا جس میں قاسم العلوم ملتان کی دینی و تدریسی خدمات اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی نظامِ اسلام کے لیے کوششوں کا خصوصی تذکرہ کیا۔

اس کے بعد مولانا منظور احمد شاہ حجازی کو تقریر کی دعوت دی گئی انہوں نے اپنے خطاب میں پاکستان میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے عناصر کے عزائم کا پردہ چاک کیا۔ دوپہر کے تین بج چکے تھے۔ وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات حاجی فقیر محمد اور لیبیا کے ناظم الامور سٹیج پہ جلوہ افروز ہوئے۔ جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ حد نگاہ تک لوگ نظر آ رہے تھے چار بجے **وفاقی وزیر حاجی فقیر محمد خان** کو دعوت سخن دی گئی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حاجی صاحب نے فرمایا

"صاحبِ صدر علماء کرام دوستو اور بھائیو! آج اس مبارک اجتماع میں اپنی شرکت باعث فخر سمجھتا ہوں۔ برصغیر میں انگریزوں نے اپنے تسلط کے مسلمانوں کے جذبہ اسلامی کو ختم کرنے کے لیے خصوصی مکروہ ہتھکنڈے استعمال کئے جس کی وجہ سے کافی حد تک مسلمانوں کی اپنے دین سے توجہ ہٹنا شروع ہو گئی۔ چنانچہ علماء کرام نے محسوس کیا کہ اب یہاں دین کو باقی رکھنے کے لیے انتہائی محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دینی مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور نامساعدہ حالات کے باوجود اپنے مشن پر گامزن رہے۔ اور آج اس ملک میں اسلامی نظام کا جو نفاذ عمل میں آیا ہے اس میں علماء کرام کی قربانیوں کا سب سے بڑا حصہ ہے یہ درست ہے کہ علماء کرام کے وقار کو ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت خاک میں ملایا گیا۔ لیکن علماء ربانی کی جانگداز محنتوں سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کا وقار کافی حد تک بحال ہو گیا ہے۔

آخر میں حاجی صاحب نے مدارس عربیہ کی اسلامی نظام کے لیے کوششوں اور علماء کے مسلسل جہاد کو خراج تحسین پیش کیا۔

بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحیم اشعر نے مختصر انداز میں علماء حق کی خدمات شاہ ولی اللہ شہید سے مفتی محمود تک کے کارناموں کی تاریخ بیان کی۔

ساڑھے چار بجے صدر پاکستان قومی اتحاد قاسم العلوم ملتان کے مہتمم مفکر اسلام حضرت **مولانا مفتی محمود مدظلہ** کو دعوتِ سخن دی گئی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا

"جناب صدر میرے محترم بھائیو! تفصیلاً خطاب بعد میں ہوگا میں مختصراً اپنی گزارشات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مدارس عربیہ درحقیقت نظریہ ضرورت کے تحت قائم کئے گئے تھے۔ کیونکہ انگریز غلبہ کے بعد علماء اور دین دار لوگوں نے محسوس کیا کہ انگریز بدبخت مسلمانوں کو اپنے دین سے بیگانہ کرنے پہ تلا ہوا ہے کیونکہ سمجھتا تھا کہ اس علاقہ پر قبضہ اسی صورت میں مستحکم ہو سکتا ہے جب مسلمانوں کو قرآن وحدیث سے بیگانہ کر دیا جائے۔ علماء نے اس خطرہ کو بھانپ کر ملک میں دینی مدارس قائم کرنے شروع کر دیئے اگر یہ حضرات اس خطرہ کو بروقت محسوس نہ کرتے تو آج اس ملک میں نہ دین نظر آتا اور نہ مسلمان کیونکہ سپین کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کا انہوں نے یہی حشر کیا۔ غرناطہ اور قرطبہ کی عظیم مساجد کی منصوبہ بندی سے ہیئت بدل دی گئی۔ لیکن ان بزرگوں اور علماء کی وجہ سے اپنے دوسو سالہ دورِ حکومت کے باوجود اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ یہ سب ان دینی مدارس کی جس کی ابتداء دیوبند کے مدرسہ سے ہوئی کے صدقہ ہوا۔ برصغیر میں دارالعلوم دیوبند تمام مدارس عربیہ کی ماں ہے اور یہ سب اس کے بچے ہیں۔ آج بھی ہر طرف جو دینی ماحول نظر آ رہا ہے۔ اس میں علماء دیوبند کا سب سے زیادہ ہاتھ ہے۔ علماء دیوبند آسمان کے روشن ستارے ہیں۔ اس موقع پر تقریباً آٹھ دس لڑکوں نے نعرے لگا کر جلسہ کے تسلسل کو توڑنے کی کوشش کی جسے جمعیۃ کے کارکنوں اور انصار الاسلام کے رضاکاروں نے دور دھکیل دیا اور بعد ازاں انہیں پولیس پکڑ کر لے گئی۔

دوبارہ تقریر شروع ہوئی تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ان کے قائد نورانی میاں کو دوبارہ اتحاد میں واپس آنے کی دعوت دیتا ہوں اور وہ چاہیں تو اس سٹیج پہ آکر تقریر بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے نشتر پارک کراچی میں میرا بازو پکڑ کر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اتحاد ملت کا وعدہ کیا تھا اور آج یہی حضرات انتشار افتراق اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہیں۔ ہم کسی نعرہ کے مخالف نہیں لیکن محمد عربی ؐ کا نعرہ لگا کر انتشار پھیلانا شرم کی بات ہے تقریباً پون گھنٹہ کے مدلل اور جامع خطاب میں حضرت مفتی صاحب نے علماء کرام کی جدوجہد آزادی اور خدمات کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس طرح جلسہ کی پہلی نشست سوا پانچ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کی دوسری نشست بعد نماز عشاء شروع ہوئی۔ اس نشست میں مولانا غلام فرید علی پوری کی مختصر تقریر کے بعد جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے ناظم مولانا محمد لقمان علی پوری کا خطاب شروع ہوا مولانا علی پوری کی تقریر اردو اور سرائیکی کا حسین امتزاج ہوتی ہے انہوں نے اکابر دیوبند کے شاندار کارناموں اور مدارس عربیہ کا اسلامی نظام کے لیے حصہ پر روشنی ڈالنے کے علاوہ بھٹو دور کے مظالم کا خوبصورت اور مزاحیہ انداز میں خاکہ کھینچا۔

اس نشست کے معزز مہمان **لیبیا سفارتخانہ کے ناظم الامور** نے اپنے خطاب میں پاکستان لیبیا کے عوام کی محبت، حضرت مولانا مفتی محمود کی اسلامی نظام کے لیے مسلسل کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا انہوں نے اہل پاکستان کو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ پہ مبارکباد پیش کی۔

اس نشست کی پُر اثر تقریر **قاری محمد حنیف** ملتانی کی تھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں علماء ربانی کے کارناموں اور خصوصاً مدارس عربیہ کا اسلامی اقدار

کے تحفظ کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اور انہوں نے ایک گروہ کے لیڈروں کے اخلاق سے گرے ہوئے بیانات کی مذمت کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہمارے بزرگوں نے ہمیں گالی کا جواب بھی خوش اخلاقی سے دینے کی تلقین کی۔ اور اس کا عملی نمونہ ہمارے قائد مولانا مفتی محمود پیش کر رہے ہیں۔

رات کا ایک بج چکا تھا۔ اور اس طرح آج کی نشستوں کا اختتام ہوا۔

۱۳ مارچ کو جلسہ کے دوسرے روز دن کی نشست کی ابتداء دو بجے ہوئی اور مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری نے علماء کرام، دینی مدارس کی اسلام دشمن عناصر کے خلاف عظیم الشان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا بعد ازاں سعودی عرب کے جید عالم اور معروف معلم کمال عبدالناصر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ علماء اور دینی مدارس اپنی جدوجہد تیز کر دیں۔ اور مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان میں عربی زبان اور دین کی ترویج کے لیے بہت کام ہو رہا ہے۔ معزز مہمان کویت کے سفیر احمد عبدالعزیز الجاسم نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ کویت سمیت تمام عرب ممالک کی نگاہیں پاکستان کی سمت لگی رہتی ہیں کیونکہ عربوں کو یقین ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اور اسی قلعہ سے اسلامی نظام کی ترقی، استحکام کا مؤثر آغاز ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام محبت اخلاق اور مساوات کا دین ہے اور اس نے ایک دوسرے سے تعاون اور دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دینے کا درس دیا ہے۔

انہوں نے مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ میں مسلمانوں کے جوش و خروش پر مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا برصغیر کے جید علماء اور دینی مدارس نے انگریز کے ظلم و بربریت کے باوجود اسلام کے مشن کو جاری رکھا جس کے نتیجہ میں آج پاکستان اسلام کا مضبوط ترین قلعہ بن کر سامنے آیا ہے۔ انہوں نے قیام پاکستان کو بھی علماء کی کاوشوں کا نتیجہ قرار دیا۔

تقریباً چار بجے وفاقی وزیر صحت میر صبح صادق مولانا مفتی محمود اور دیگر علماء سٹیج پر تشریف لائے اسی اثناء میں سٹیج سیکرٹری قاری نورالحق ایڈووکیٹ نے مرکزی وزیر صحت میر صبح صادق کھوسو کو دعوت سخن دی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد میر صاحب نے فرمایا

جناب صدر علماء کرام بزرگو! دوستو! میں جلسہ کے منتظمین کا اس تقریب میں مدعو کرنے پر شکر گزار ہوں۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے لیکن اس پر عمل کرانے کا مرحلہ ابھی باقی ہے۔ اس سلسلہ میں علماء اور مدارس عربیہ کے فارغ فضلاء ہماری رہنمائی فرما سکتے ہیں۔ اگر یہ حضرات نہ ہوں تو ہم آپ کو دین کون بتائے گا۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ دینی مدارس کو فعال اور مضبوط بنانے میں مؤثر کردار ادا کریں۔ ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دلوائے اور دینی تعلیم کے حصول کا بہترین اور مؤثر ذریعہ یہی دینی مدارس ہیں جو کہ ملک کے ہر گوشے میں موجود ہیں انہوں نے کہا کہ دین کے فروغ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سلسلہ میں دینی مدارس نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ عوام کا فرض ہے کہ ان کی ہر ممکن مالی مدد کریں۔ آخر میں میر صاحب نے ذاتی طور پر پانچ ہزار روپیہ کی رقم مدرسہ کو اعانت دی۔

آج کی اس تقریب کے آخری اور اہم مقرر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا سید عبدالمجید ندیم تھے انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا علماء کرام کی عظیم قربانیوں اور مدارس عربیہ کے روشن کردار نے ایک آزاد ملک اور اس میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے ایک مذہبی جماعت اور اس کے رہنما پر اسلامی نظام کے نفاذ میں مختلف طریقوں سے رکاوٹیں کھڑی کرنے پر تنقید کی۔ انہوں نے جنرل ضیاء الحق اور مولانا مفتی محمود کو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان پر شکریہ ادا کیا اور اس طرح آج کے دن کی نشست کا اختتام ہوا۔

شام کو حضرت مولانا مفتی صاحب نے مرکزی وزراء مقررہ مہمانوں اور مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مندوبین کو قاسم العلوم کی نئی عمارت کے لان میں عصرانہ دیا۔

آج کی دوسری نشست کا آغاز بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ طالب علم رہنما ندیم اقبال اعوان کو دعوت سخن دی۔ انہوں نے انتہائی جوشیلانہ انداز میں تقریر کی۔ اور اکابرین دیوبند نے اپنے لہو سے گلشن اسلام کی جو آبیاری کی اس کا مختصر خاکہ سامعین کے سامنے رکھا۔ بعد ازاں جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے مہتمم قاری سعید الرحمٰن کو تقریر کی دعوت دی۔ انہوں نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے۔ اب اس پر عملدرآمد کا انتہائی اہم مرحلہ باقی ہے۔ لیکن ایک مذہبی جماعت جو کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی تھی مخالفت پر اتر آئی ہے۔ اس کے لیڈر ہر بڑے وقت پر تحریک میں مفتی محمود کی قیادت میں کام کرتے رہے لیکن آج اسے پاکستان اور عوام دشمن قرار دے رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے ملک میں اتحاد کی فضا کو بحال کرنے پر زور دیا۔

اس کے بعد جمعیتہ علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری مولانا محمد رمضان آف میانوالی نے جامع خطاب میں ۱۸۵۷ء کے بعد علماء کا کردار اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے انگریز کے اسلام دشمن رویہ اور علماء حق کی اسلام کیلئے جانثاری کے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا۔

تقریباً ساڑھے دس بجے امیر مرکزیہ امیر طریقت حضرت مولانا عبداللہ درخواستی سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد سٹیج سیکرٹری نے حضرت سے تقریر کی درخواست کی۔ حضرت درخواستی مدظلہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر کے آغاز میں تمام شرکاء سے قرآن وحدیث کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کا وعدہ لیا۔ حضرت نے فرمایا کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں جن سے فارغ التحصیل طلباء دنیا کے کونے کونے میں جا کر دین کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے علماء دیوبند کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ علماء ہر دور میں ہر محاذ پر برسرپیکار نظر آتے ہیں۔ حضرت درخواستی نے اتحاد سے نکل جانے والی جماعتوں کو ترغیب دی کہ وہ نظام مصطفیٰ کے عملی نفاذ کے لیے دوبارہ اتحاد میں شامل ہو جائیں۔

حضرت کے بعد مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ صدر پاکستان ملک میں اسلامی قوانین کے مطابق مرتد کی سزا کا اعلان کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور موجودہ حکومت کی راہ میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے

وہ قادیانی جماعت ہے۔ اتحاد سے علیحدہ ہونیوالی جماعتیں دانستہ یا نادانستہ اس صیہونی ٹولے کے ایجنٹ بنے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے مرکزی صدر مولانا عبدالشکور دین پوری کو دعوتِ سخن دی گئی۔ خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ مدارس عربیہ نے برصغیر میں اسلامی اقدار کے تحفظ اور دین مصطفیٰ کے لیے جو خدمات سرانجام دیں ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دارالعلوم دیوبند نے نامور شخصیتیں پیدا کیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ایک ایک عالم مجموعہ صفات نظر آتا ہے۔ مولانا مفتی محمود بھی اسی کارواں کا ایک فرد ہے۔ انہوں نے مفتی محمود کے نو ماہ کے دورِ حکومت کی مختصر جھلک پیش کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس ملک سے تمام برائیوں کے خاتمہ کے لیے خلافت راشدہ کے عملی نظام کی ضرورت ہے۔

رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے آج کی نشست کے صدر وفاقی وزیر بلدیات جناب **الحاج محمد زمان خان اچکزئی** کو دعوتِ سخن دی گئی۔

آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا "دینی مدارس نے دو سو سالوں میں جن نامساعد حالات کے باوجود اسلام کی خدمات سرانجام دیں ہیں وہ تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ اسلام کے یہ قلعے فروغ اسلام کے علاوہ حصول پاکستان کا بھی ذریعہ ہے۔ اور آج ہم تک جو اسلام پہنچا انہی مدارس اور علماء کے صدقے سے ہے۔ آزادیٔ ہند میں علماء کی قربانیاں سنہرے حروف میں لکھی جا چکی ہیں۔ آج بھی ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ انہی علماء کی دانشمندانہ قیادت کے صدقہ نصیب ہوا۔ حالیہ تحریک نظام مصطفیٰ ؐ کی کامیابی میں ایک عالم ہی سب سے نمایاں نظر آتا ہے جس کا نام ہے مفتی محمود۔

نہ ہی ہمارے قائد اقتدار کے بھوکے ہیں اور نہ ہم ان کے پیروکار سارا زمانہ جانتا ہے کہ ہمارے قائد نے اصولوں کی بنا پر اقتدار کو ٹھوکر ماری اور ہم بھی ہر وقت اسی جذبہ سے سرشار رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم چھ ماہ کی سوچ بچار کے بعد ملک میں آزادانہ انتخابات اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے وعدہ پر شامل ہو گئے اور الحمدللہ ہم اس سلسلہ میں کامیاب ہوئے۔ اسلام کی عمارت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے انشاءاللہ یہ شاندار عمارت مکمل ہو کر رہے گی۔ ہم نے اپنا رُخ متعین کر لیا ہے اب ہماری سمت امریکہ یا روس کی طرف نہیں بلکہ مکہ مدینہ کی طرف ہے۔ چوبیس گھنٹہ میں اسلامی نظام لانے والے امامین حرمین شریفین کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔

انشاءاللہ اس سال اس ملک میں عدلیہ اور فوج کی نگرانی میں منصفانہ انتخابات ہوں گے۔

رات کا ایک بج چکا تھا اور آج کی اس نشست کا اختتام ہوا۔ اچکزئی صاحب نے ایک ہزار روپیہ کی ذاتی رقم مدرسہ کو دی۔

یکم اپریل کے دن کا آغاز قاسم العلوم کی مسجد میں حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ کے درس قرآن مجید سے ہوا۔ اس سہ روزہ تقریبات کی سب سے اہم نشست قاسم العلوم کے آٹھ سال کے فارغ التحصیل ۳۵۰ فضلاء اور حفاظ کی دستار بندی تھی۔ دس بجے صبح تقریب کا آغاز ہوا۔ گیارہ بجے حضرت درخواستی مدظلہ نے فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی کی اور اسناد تقسیم کیں۔ یہ بھی عجیب منظر تھا۔ دستار فضیلت سے فیضیاب ہونے اور سندات وصول کرنے کے بعد ان فضلاء کے چہروں پر عجیب چمک تھی۔

آخر میں حضرت درخواستی مدظلہ نے مختصر خطاب میں اس ملک کو برائیوں سے پاک کرنے کی تلقین کی۔

دن کی دوسری نشست میں مولانا حبیب اللہ رشیدی اور مفتی صاحب کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن نے اکابر دیوبند اور مدارس عربیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

اس سہ روزہ تقریبات کی آخری نشست ساڑھے نو بجے شروع ہوئی۔ شروع میں چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ کے طالب علم رہنما جناب خالد محمود سومرو اپنے مختصر خطاب سے سامعین کے دل گرما دیئے۔ دس بجے مولانا محمد لقمان علی پوری کو دعوت سخن دی گئی جنہوں نے اپنے مخصوص انداز سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اس کے بعد خطیب پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا محمد اجمل کو دعوت سخن دی گئی۔

آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا "آج کا دور تقریر کا نہیں تقدیر کا ہے۔ اس ملک میں جو کچھ ہوا آپ کے سامنے ہے جو کل تک اتحاد کے حامی تھے آج اتحاد کے مخالف ہو گئے اور مفتی محمود صاحب کی قیادت میں کام کرنے کے باوجود آج اسے مطعون کر رہے ہیں۔ اگر اس ملک میں دین کا تجربہ ناکام رہا۔ تو پھر اس دھرتی پر انہیں رہنا بھی نصیب نہ ہوگا۔ ہمارے اکابر غیر مسلموں کو مسلمان کرتے رہے اور یہ حضرات مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ملک کو انتشار کا شکار کرنا چاہتے ہیں۔ خدارا عقل کے ناخن لو اور ملک میں امن و آشتی کو پنپنے دو۔

بعدازاں مرکزی وزیر محنت چوہدری ظہور الٰہی کو تقریر کی دعوت دی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں بھٹو دور کی اسمبلی ممبر کی حیثیت سے وہاں پہنچا تو میرے کافی ساتھی بھٹو کا لقمہ بن گئے لیکن مجھے صرف ایک حوصلہ رہا کہ ابھی ہماری قیادت کے لیے ایک قلندر اور درویش صفت انسان مفتی محمود موجود ہے جس نے اصولوں کی خاطر حکومت جیسی چیز کو ٹھوکر ماردی۔ پھر بھٹو حکومت کے خلاف تحریک چلی میں اس وقت حسرت سے قید میں ایڑیاں رگڑ رہا تھا لیکن قیادت کے لیے مفتی محمود باہر تھا۔ میں اہل ملتان کو ان کی جرات اور دلیری پر خراجِ تحسین پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک مرحلہ بخیر و خوبی سرانجام پا گیا۔ آج ان قربانیوں کے صدقے ملک میں اسلامی نظام نافذ ہوا ہے لیکن افسوس جو ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اسلامی نظام اور اتحاد کی قسمیں کھاتے تھے اب مخالفت پر اتر آئے ہیں۔ میں ان حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ لوگوں کی قربانیوں کو دیکھیں شہداء کے خون کو ذہن میں رکھیں۔ اگر اب بھی یہ موقع کھو دیا تو پھر آئندہ نسلیں آپ کو کبھی معاف نہیں کریں گی۔ بعدازاں چوہدری صاحب نے مدرسہ کے لیے دس ہزار روپیہ کی ذاتی رقم کی امداد کا اعلان کیا۔

آج کی نشست کے اہم مقرر صدر پی این اے اور قاسم العلوم ملتان کے مہتمم مولانا مفتی محمود مدظلہ تھے۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ یہ جلسہ کی آخری نشست ہے اور میں اختصار کے ساتھ کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں

باقی صفحہ ۳۰ پر

وقائع نگار خصوصی

دیہی ترقی پروگرام کے تقاضے اور ہماری ذمہ داریاں

گورنر پنجاب جنرل سوار خان صاحب کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں منعقدہ اجلاس میں وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی جناب محمد زمان خان اچکزئی صاحب کا خطاب۔

جناب گورنر صاحب اور معزز حاضرین!

ہم آپ کے انتہائی ممنون ہیں۔ کہ آپ نے اور آپ کے رفقائے کار نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود ہمیں یہ موقعہ فراہم کیا ہے۔ کہ آپ کے ساتھ مل کر صوبہ پنجاب میں دیہی ترقی کی رفتار پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اسلام آباد میں ہمیں اس بات کا شدید احساس رہتا ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے ہم وقت کی پکار پر لبیک نہ کہہ سکے۔ تو یک لحظہ غافل گشتم۔ صد سالہ راہم دور شد والا مسئلہ بن جائے گا۔ اور ہم عصرِ حاضر کی برق رفتاری کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ پچھلے سال جب پانچسالہ منصوبہ زیرِ تشکیل تھا تو دیہی پسماندگی کو ملکی مسائل میں سرِفہرست سمجھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایک ایسی حکمتِ عملی وضع کی جائے گی۔ جس پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف غذائی ضروریات کے معاملہ میں خود کفالت حاصل ہو سکے۔ بلکہ ملک کی تین چوتھائی آبادی کو جو دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ اور جسے آزادی سے لے کر آج تک زندگی کی بنیادی ضروریات میسّر نہیں آسکیں۔ احساسِ محرومی سے نجات دلائی جا سکے۔ چنانچہ PRINCIPLE OF POLICY کے طور پر یہ طے پایا تھا کہ ۵ سالہ منصوبے میں دیہی ترقی کو خصوصی اہمیت دی جائے گی اور اسے قومی ترقی کے لیے تجزیۂ لاینفک سمجھا جائے گا۔ اگرچہ معاشی اور سماجی اعتبار سے دیہی مسائل گوناگوں نوعیت کے حامل ہیں۔ پھر بھی مادی وسائل کو مدِّنظر رکھتے ہوئے صوبوں کے مشورے کے ساتھ یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ پانچ سال میں کھاد، بیج، زرعی مشینری اور قرضے کی سہولتوں کی فراہمی کے ساتھ ساتھ دیہات میں پینے کا پانی، ذرائع نقل و حرکت، پرائمری و سیکنڈری تعلیم۔ بنیادی صحت کی سہولتیں اور بجلی کی فراہمی پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی۔ تاکہ جتنا جلد ممکن ہو سکے دیہات کی حالت بہتر ہو جائے اور ملکی معیشت جو بنیادی طور پر زراعت پر مبنی ہے مستحکم طور پر استوار ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا تھا کہ گھر گھر جا کر خدمت کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ چنانچہ صوبوں کے مشورے کے ساتھ ملک بھر میں دیہی مراکز قائم کرنے کا منصوبہ عمل میں لایا گیا۔ اس منصوبے کے تحت پنجاب میں تھانے کی سطح پر کوئی ۲۹۰ مراکز قائم کئے جانے تھے اور ہر مرکز میں ضروری عملہ تعینات کر کے لوگوں اور متعلقہ محکموں کے مشورہ سے مقامی سطح پر چھوٹے چھوٹے منصوبے تیار کرتے تھے۔ اسی طرح ہر ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی قائم ہونی تھی جس کا کام تمام نیشن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ مل کر پورے ضلع کی منصوبہ بندی کرنی تھی تاکہ ایک مربوط نظام کے تحت ضلعوں کے تمام وسائل پوری طرح بروئے کار لائے جا سکیں اور مسائل کا خاطر خواہ حل تلاش کیا جا سکے۔ اسی غرض سے ۵ سالہ منصوبہ میں مختلف سیکٹروں کے تحت PHYSISAL TARGETS بھی مقرر کر دیئے گئے اور ان کے لیے ضروری FINANCIAL ALLOCATION بھی تجویز کر دی گئیں اس منصوبے کو نیشنل اکنامک کونسل کی منظوری کے بعد یکم جولائی ۱۹۷۸ء سے ملک بھر میں نافذ کر دیا گیا۔

صدرِ مملکت اور دیگر اکابرینِ حکومت نے وقتاً فوقتاً اپنی عام تقاریر میں اس منصوبے کی چیدہ چیدہ خصوصیات پر روشنی بھی ڈالی جس کے نتیجے میں لوگوں کی توقعات میں خاصہ اضافہ ہو گیا اور انہیں ازسرِنو یہ امید لگ گئی۔ کہ ان کی مشکلات کا ازالہ ہونے والا ہے۔

اگست ۱۹۷۸ء میں اس وزارت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میں نے زیادہ تر وقت دور دراز کے دیہاتوں کے دوروں میں صرف کیا ہے میں جہاں جہاں بھی گیا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ عوام کے مسائل گھٹنے کی بجائے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ مقامی حکام سے جب پوچھا جاتا ہے۔ کہ عوام کے بنیادی مسائل کیوں حل نہیں کئے جا رہے۔ تو بالعموم یہ جواب ملتا ہے۔ کہ وسائل کی بے انتہا کمی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وسائل کی کمی ہے۔ اور مسائل کی بھرمار ہے۔ مگر پھر بھی اگر دانشمندی کے ساتھ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے تو یقیناً مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ پروگرام میں سست رفتاری

مولانا عبدالستار ستاری

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی مکتوبات

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو متفقہ طور پر اٹھارویں صدی کا عظیم عالم دین اور ممتاز صوفی تسلیم کیا گیا ہے ان کی تصانیف کے مطالعے اور ممدوح کی اخلاقی اور مذہبی تعلیمات کی تشریح کے لیے مولانا خلیل احمد صاحب علی گڑھی اور مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے اپنی زندگیاں وقف کردی تھیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ولی اللہؒ کے سلسلہ میں ایک حقیقت کو واضح کر دیا جائے ہر عظیم شخصیت کی فکر کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک حالات گرد و پیش کا ردعمل جو معاصرین سے اس کا رشتہ قائم کرتا ہے دوسرا اس کی فکر کا وہ آفاقی اور بنیادی پہلو جہاں وہ "حال" سے منہ موڑ کر مستقبل سے اپنا تعلق تلاش کرتا اور آنے والی نسلوں سے خطاب کرتا ہے۔ بعض اوقات فکر کے یہ دو پہلو متضاد سمتوں میں نظر آتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اٹھارویں صدی کا کوئی کیسا ہی "وسیع النظر" مفکر ہو جب حالات گرد و پیش پر نظر ڈالے گا تو وہی کہے گا جو شاہ صاحبؒ نے کہا ہے۔ فرق یہ ہے کہ محدود صلاحیتوں اور زاویہ ہائے نظر کے لوگ انہیں روز و شب میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور ان کی نگاہیں غبار آلود مطلع کے پیچھے کچھ نہیں دیکھ پاتیں۔ لیکن جس شخص میں قلب و نظر کی توانائی ہوتی ہے۔ وہ اپنی دنیا کو اس طرح اپنے ماحول سے محدود نہیں ہونے دیتا۔ شاہ صاحبؒ کے بنیادی فکر کے مطالبات بالکل مختلف تھے۔ انہوں نے سماج کی فلاح و بہبود کو انسانیت کے وسیع پس منظر میں دیکھا اور سمجھا تھا۔ انسان کی تمدنی ترقی کی منزلیں جو انہوں نے متعین کی تھیں اور "ارتفاقات معاشیہ" اور "اتفاقات الہیہ" کا جس طرح تجزیہ کیا تھا اس سے ان کی فکر کی بلندیوں کا پتہ چلتا ہے۔

محترم خلیق احمد نظامی نے ملک و قوم کے سامنے شاہ صاحبؒ کی سیاسی آراء اور سیاسی ردعمل کے متعلق پہلی بار نہایت قیمتی مواد پیش کیا ہے لہٰذا ان کی کتاب "شاہ ولی اللہؒ کے سیاسی مکتوبات" سے چند مکتوبات پیش خدمت ہیں۔

مکتوب بطرف نجیب الدولہ

خدائے عز و جل امیر الغزاۃ، رئیس المجاہدین کو محفوظ اور بنظر عنایت ملحوظ رکھے۔

بعد سلام کے واضح ہو کہ خط مبارک پہنچا۔ ذات گرامی کی صحت و سلامتی معلوم کر کے شکر الٰہی بجالایا۔

"پردہ غیب" میں مرہٹہ اور جٹ کا استیصال مقرر ہو گیا ہے۔ بس وقت پر موقوف ہے جونہی کہ اللہ کے بندے کمر ہمت باندھیں گے طلسم و باطل ٹوٹ جائے گا۔

ایک بات اور کہنی ہے وہ یہ کہ جب افواج شاہیہ کا گزر دہلی میں واقع ہو تو اس وقت اہتمام کلی کرنا چاہیے کہ دہلی سابق کی طرح ظلم سے پامال نہ ہو جائے۔ دہلی والے کئی مرتبہ اپنے مالوں کی لوٹ اور اپنی عزت کی توہین اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں اس وجہ سے کارہائے مطلوبہ کے حصول میں تاخیر ہو رہی ہے۔ آخر مظلوموں کی آہ بھی تو اثر رکھتی ہے۔ اگر اس بار آپ چاہتے ہیں کہ کار بستہ جاری ہو جائے تو پوری تاکید کرنی چاہیے کہ کوئی فوجی دہلی کے مسلمانوں اور غیر مسلموں سے جو ذمی کی حیثیت رکھتے ہیں ہرگز تعارض نہ کرے۔

مکتوب بنام شیخ محمد عاشق پھلتیؒ

حقائق و معارف آگاہ، عزیز القدر، سجادہ نشین اسلاف کرام شیخ محمد عاشق سلمہ اللہ تعالیٰ فقیر ولی اللہ کی جانب سے بعد از سلام مطالعہ کریں۔

عافیت پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور تمہیں عافیت سے رکھے۔ نامۂ مشکیں شمامہ پہنچا۔ وہ دہشت جو اس طرف مخالفین اسلام کی فوج کے قریب آجانے سے پھیل گئی ہے۔ اس کا علم ہوا۔ رب العزت کی بارگاہ سے التجا ہے کہ قرینۃ الصالحین کو جملہ آفات سے محفوظ رکھے۔

مکتوب بنام مولانا سید احمد صاحب

سیادت مرتبت، نقابت منقبت، خلاصۂ دودمان نجابت مولانا السید احمد سلمہ اللہ تعالےٰ بعد از سلام مسنون فقیر ولی اللہ کی طرف سے مطالعہ فرمائیں۔ عافیت پر اللہ کی حمد ہے اور اس لیے یہ دعا ہے کہ وہ ہم کو اور آپ کو ہمیشہ عافیت سے رکھے۔ وہ احبّا جو وہاں سے اس طرف آئے وہ آنجناب سیادت مآب کے شکریہ سے تر زبان تھے۔ کہ آپ نے روہیلوں کے لشکروں کو بادشاہ اسلام کی رفاقت کی طرف رغبت دلائی۔ نیز مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کی اور ان کو (حملہ آوروں) کے حملہ و غارت گری سے اس طرح محفوظ رکھا کہ اس سے زیادہ متصوّر ہی نہیں۔ فقیر ان سب باتوں کے سننے سے بہت مسرور ہوا اور آپ کے لیے دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ کی دعا بھی کی۔ آپ بھلا ایسا کیوں نہ کرتے آپ کے تو ضمیر میں جوہر غیرت دینی و حق شناسی ودیعت کیا گیا ہے۔

فی الواقع اس جماعت اشقیا نے بغاوت

مکتوب بطرف تاج محمد خان بلوچ

رفعت وعوالی عزیز القدر نواب تاج محمد خاں محفوظ محفوظا اور بہ نظرِ عنایت خداوندی ملحوظ رہیں فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی جانب سے بعد سلام محبت التزام کے واضح ہو کہ ۔ آپ کا مکتوب گرامی جاٹوں کی سرکشی سے متعلق پہنچا ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید یہ ہے کہ وہ مخالفت کو پائمال کر دے گا ۔ خاطر جمع رکھیں ۔ اندریں حالات ضروری ہے کہ:۔

آں عزیز القدر، موسیٰ خاں اور دیگر جماعتِ مسلمین کے ساتھ موافقت کریں اور آپس میں دوستی و یکجہتی کو کام میں لائیں اور اپنی طاقت کو دشمنوں کے مقابلہ میں صرف کریں ۔ غالب امید ہے کہ اجتماعِ مسلمین اور ان کی حسن عزیمت کی برکت سے تازہ فتح نصیب ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے (اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا)

اس زمانے میں دشمنانِ دین کے غالب ہونے اور مسلمانوں کے مغلوب ہونے کا سبب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ مسلمان اپنے اغراضِ نفسانی کو درمیان میں لاتے ہیں ۔ اور ہنود کو اپنے کاروبار میں دخیل بناتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ ہنود غیر مسلموں کا استیصال گوارا نہ کریں گے ۔ دور اندیشی اور تحمل محمود شے ہے ۔ لیکن اتنی نہیں کہ غیر مسلم مسلمانوں کے شہروں پر غالب آتے چلے آئیں اور ہر روز ایک شہر پہ قبضہ کرتے آئیں ۔ یہ وقت تحمل اور مصلحت اندیشی کا نہیں ہے ۔ یہ وقت خدا پر بھروسہ کرنے اور استعدادِ حرب ظاہر کرنے اور غیرت مسلمانی کو جوش میں لانے کا ہے ۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو اغلب ہے کہ "نسیم نصرت"، چلنی شروع ہو جائے گی ۔ فقیر جو کچھ جانتا ہے وہ یہ ہے کہ جنگِ جاٹ ایک طلسم ہے کہ اوّل اوّل خوفناک و خطرناک معلوم ہوتی ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت پر پورا پورا توکل و اعتماد کر کے اس جانب توجہ واقع ہوگی ۔ تو ظاہر ہوگا کہ سوائے نمائش کے وہاں کچھ نہ تھا ۔ امید ہے کہ اپنے حالات اور استعداد حرب کی کیفیت سے اطلاع دیتے رہا کریں گے یہ چیز دعائے محافظت و نصرت میں ممد و معاون اور

قطع طریق، دشمنان دین حق سے مدد طلب کرنا ۔ ان کو بلاد مسلمین پر مسلط کرنا اور انتہائی درجہ کا رفض ان سب باتوں کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے ۔ اس جماعت کی سزا یہی ہے کہ وہ آپ کے دل سے اتر جائیں اور آپ اپنی پوری توجہ ان کے دفع کرنے میں لگا دیں ۔ وہ جماعت جس کے دل میں ابھی حق بات نہیں بیٹھی مکرر اس کو ترغیب دی جائے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور ہمارے اور آپ کے امور کا انجام اچھا کرے ۔ نیز آپ کو اس مقام بلند تک پہنچائے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو اور نہ کسی کان نے سنا ہو ۔

محمدؐ وفا آپ کے مخلصوں میں سے ہیں امید ہے کہ زیر عاطفت ہوں گے ۔

مکتوب بجانب نواب فیروز جنگ نظام الملک احمد شاہی ۔

قادر بیچون آن عظیم القدر کو ترقیاتِ ظاہر و باطن سے بہرہ مند کرے ۔ وہ مکتوب جو سرونج سے تحریر کیا گیا تھا پہنچا ۔ چونکہ وہ خط صحت مزاج اور درستیٔ احوال کی اطلاع پر مشتمل تھا ۔ اس لیے وہ موجب مسرت اور فرحت ہوا ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تمام عالم تم سے ڈرتا رہے گا ۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ دنیا سایہ کی طرح ہے ۔ اگر تو اس سے بھاگے گا تو وہ تیرے پیچھے پیچھے دوڑے گی ۔ اور اگر تو دنیا کے پیچھے دوڑے گا تو وہ تجھ سے گریز کرے گی"

اللہ تعالیٰ نے آں عزیز القدر کو اس زمانے میں اہلِ سنت وجماعت کا پشت و پناہ بنایا ہے فرقۂ امراء میں آپ کے علاوہ کوئی حامیٔ اہلِ سنت نہیں رہا ۔ امید کہ تمام حالات میں ترویج و ترقی کو منظور نظر رکھیں ۔ آپ نصرت اسلام کی طرف پوری پوری توجہ کرنے اور مطالب دنیوی کو دوسرے نمبر پر رکھنے کو بہت ہی نفع مند اور مفید پائیں گے ۔ قرآن مجید میں ہے اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا ۔ آج عمل صالح کا سوا لاکھ حصہ انجام دیا جائے گا ۔ اس کو ماضی کے سینکڑوں اور ہزاروں اعمالِ صالحہ کے برابر سمجھنا چاہیئے ۔

بقیہ : گورنر ہاؤس

کی وجہ سے لوگوں میں احساسِ محرومی شدت پکڑتا جا رہا ہے ۔ اور وہ بسا اوقات بے صبری کا مظاہرہ کرنے پر اتر آتے ہیں ۔ چنانچہ میں نے اس صورتحال سے صدر مملکت کو آگاہ کیا ۔ اور ان سے درخواست کی ۔ کہ وہ وزارتِ دیہی ترقی کو موقع دیں ۔ تاکہ وہ پاکستان میں دیہی ترقی کے مسائل اور احکامات کے بارے میں ایک تفصیلی جائزہ پیش کر سکیں ۔ اور ان رکاوٹوں کی نشاندہی کر سکیں ۔ جن کی بنا پر ملک میں ترقی کی رفتار توقع سے زیادہ سست ہے ۔ اس خط کی نقل اور جناب صدر کے جوابی خط کی نقل میں نے تمام صوبوں کے چیف سیکرٹری صاحبان کو بھی بھجوا دی تھی جو غالباً آپ نے دیکھی بھی ہوگی ۔

صدر پاکستان کو خصوصی جائزہ پیش کرنے سے پہلے ہم نے یہ ضروری سمجھا کہ تمام صوبوں کے ساتھ مل کر ایک مکمل مشق کر لی جائے ۔ تاکہ ایک دوسرے کے خیالات میں ہم آہنگی پیدا ہو سکے ۔ چنانچہ ۳ / مارچ کو اسلام آباد میں ایک کانفرنس بلائی گئی ۔ جس میں پنجاب کی طرف سے چیف سیکرٹری صاحب پنجاب سیکرٹری صاحب لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ اور ڈائریکٹر جنرل رورل ڈویلپمنٹ نے شرکت فرمائی ۔ اس کانفرنس میں ہم جن مسائل کی نشاندہی کر سکے ۔ اور جو حل تجویز کر سکے ۔ وہ ورکنگ پیپر کی صورت میں آپ کو ارسال کر دیئے گئے ہیں ۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا پانچ سالہ منصوبے میں مقرر کردہ مقصد کا تعین حقیقت پر مبنی ہیں یا نہیں ۔ اور اگر ہیں ۔ تو کیا عوام الناس اتنی لمبی مدت تک انتظار کر سکتے ہیں کہ بجلی کے معاملہ میں ۴۰ - ۵۰ سال، سڑک کے معاملہ میں کوئی دو ۔ سوا دو سو سال اور پانی کے معاملہ میں اس سے بھی زیادہ مدت تک منتظر رہیں ۔ اس چیز کو بھی دیکھنا ہو گا کہ آیا یہ ہماری پبلک رائے عامہ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں یا نہیں ۔ اور کیا واقعی وسائل اس قدر کم ہیں ۔ کہ ہم ملک کی تین چوتھائی آبادی کو ایک لمبی مدت تک زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم رکھیں ۔ یا یہ کہ وسائل کی تقسیم صحیح نہیں وغیرہ وغیرہ ۔

رپورٹ ـــــ ملک عبدالشکور

جماعتی انتخابات میں مخلص اور پرجوش قیادت کو آگے لایا جائے

ابتدائی انتخابات اور رکن سازی کا باقیماندہ کام ماہِ رواں میں مکمل کر لیا جائے۔

(مولانا زاہد الراشدی)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے ۲ / اپریل کو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام گکھڑ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں درج ذیل بیان دیا ۔

(۱) ایران کے برادر عوام نے حالیہ ریفرنڈم میں اسلامی نظام کے حق میں جس گرمجوشی کا مظاہرہ کیا ہے وہ پوری دنیا کی اسلامی تحریکوں کے لیے حوصلہ اور تقویت کا باعث ہے اور ہم ایرانی عوام کی اس شاندار کامیابی پر انہیں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے پر یقین ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کی جدوجہد بہت جلد تکمیل کی منزل تک پہنچے گی ۔

(۲) پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں موجودہ حکومت کی پیش رفت خوش آئند اور باعث مسرت ہے مگر اسلامی قوانین کی کامیابی کے لیے جہاں قوم کے تمام طبقوں اور اداروں کی ہمہ گیر اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے وہاں لادین عناصر کی ان سازشوں پر کڑی نظر رکھنا بھی ضروری ہے جو وہ رائے عامہ کی وحدت کو قومیتوں ، علاقائیت یا فرقہ وارانہ بنیادوں پر تقسیم کرنے کے لیے جا رہی ہیں میں تمام مکاتبِ فکر کے سرکردہ علماء کرام سے بالخصوص اپیل کروں گا کہ وہ موجودہ صورتحال پر سنجیدگی سے غور کریں اور اسلامی نظام کی کامیابی کے لیے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد کو فروغ دیں اور لادین عناصر کی سازشں کو ناکام بنانے کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں ۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی ملک بھر میں گذشتہ روز مکمل ہو چکی ہے اور ابتدائی شاخوں کے انتخابات کا کام شروع کر دیا گیا ہے جو ماہِ رواں کے آخر تک مکمل ہو جائے گا اور اس دوران رکن سازی کا باقیماندہ کام مکمل کر لینے کی بھی اجازت دے دی گئی ہے ۔ ابتدائی انتخابات کی نگرانی رکن سازی کے ضلعی نگران کریں گے ۔ اور مئی کے دوران ضلعی شاخوں اور ضلع اور تحصیل کے صدر مقامات کے انتخابات عمل میں لائے جائیں گے جن کی نگرانی کے لیے ڈویژنل الیکشن کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں اس کے بعد جون میں صوبائی اور جولائی میں مرکزی عہدہ داروں کے انتخابات ہوں گے ۔

ملک بھر میں جمعیۃ کی تنظیم نو کے سلسلہ میں کام کرنے والے کارکنوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پروگرام کے مطابق ہر سطح کے انتخابات عمل میں لائیں اور مؤثر، فعال ، پرجوش اور مخلص قیادت کو ہر سطح پر آگے لائیں تاکہ جمعیۃ علماء اسلام اپنا قومی کردار زیادہ مؤثر طور پر ادا کر سکے ۔

مکتوب - لاڑکانہ

ویسے تو جمعیت علماء اسلام لاڑکانہ میں عرصۂ دراز سے قائم ہے ۔ لیکن بھٹو دور میں جمعیۃ کے رہنماؤں پر بے جا سختیاں کی گئیں اور ان کے راستے میں روڑے اٹکائے گئے ۔ مگر علماء حق کا کارواں تو رکنے والا ہی نہیں کام ہوتا رہا ۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں بھرپور حصہ لیا تھا ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلہ میں سندھ کے مشہور مبلّغ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری اور ممتاز علی بھٹو کے مقابلہ میں لاڑکانہ جمعیۃ کے روح رواں شیخ الحدیث حضرت مولانا علی محمد صاحب حقانی نے الیکشن لڑا تھا ۔

اسی طرح ۷۷ء میں بھی جمعیۃ کے رہنماؤں نے سرتوڑ کوشش کی لیکن انہیں فارم بھرنے نہ دیا ۔ ۷۷ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلہ میں مولانا عبد القادر صاحب نائب امیر ضلع لاڑکانہ کو فارم پر کرنا تھا لیکن انہیں پولیس نے اٹھا لیا اور اس حد تک کہ متبادل امیدوار مولانا جان محمد عباسی کو بھی معاف نہ کیا گیا ۔ اسی سال صوبائی انتخابات کے موقع پر لاڑکانہ میں جمعیۃ کے رہنماؤں مولانا عبدالرحیم اور سید عبدالغفور کو زدوکوب کیا گیا اور وہ نیم مردہ حالت میں گھر پہنچے ۔

قمبر میں جمعیۃ کے چالیس ورکر پیپلز پارٹی کے غنڈوں کے ہاتھوں زخمی ہوئے ۔ لیکن پھر بھی ساتھیوں نے ہمت نہ ہاری لاڑکانہ کے ایک قصبہ بیر شریف کے ساکن حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی مدظلہ العالیٰ نے جو جمعیۃ کے مرکزی نائب امیر بھی ہیں سکھر سے قومی اسمبلی کا انتخاب لڑا ۔ بہرحال اب جبکہ بھٹو اور بھٹو شاہی ختم ہو چکی ہے تو جمعیۃ کے ساتھی بھی دن رات محنت سے کام کر رہے ہیں ۔ اور ساتھیوں کی محنت سے کینیڈی مارکیٹ میں جمعیۃ کا دفتر قائم ہو گیا ہے ۔ جس کا فروری میں وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زمان خان اچکزئی نے افتتاح فرمایا تھا ۔ لاڑکانہ میں ویسے تو کافی وزراء آئے ہیں ۔ کھوسو صاحب بھی آئے ۔ محمد خان جنیجو بھی آئے ۔ محمود اعظم فاروقی اور پروفیسر غفور بھی چوہدری رحمت الٰہی بھی اور حاجی زمان خان اچکزئی بھی ۔ لیکن اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو اچکزئی صاحب کا دورہ مثالی تھا موصوف نے اپنے دورے میں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بلا کر افسران کے سامنے ان کے مسائل سُنے اور موقع پر احکامات جاری کئے ۔ اچکزئی صاحب نے اپنے دورۂ لاڑکانہ کے موقع پر ایک غریب اور مظلوم شخص کی فریاد پر پولیس کے ایک ظالم ڈی ایس پی علی گوہر دالیو کو معطل کر دیا جس سے لاڑکانہ کے عوام پر کافی اچھے اثرات مرتب ہوئے ۔ بہرحال اب لاڑکانہ میں جمعیۃ کا کام پوری سرگرمی سے ہو رہا ہے اور اس بات میں مبالغہ نہیں کہ لاڑکانہ میں بھی مستقبل قریب میں جمعیۃ علماء اسلام ایک مثالی تنظیم کی حیثیت سے شمار ہونے لگے گی ۔

قائدین جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد ضلع دیر کا چھ روزہ طوفانی دورہ

سرحد کے جمعیۃ کے صوبائی دفتر سے یہ خوش کن خبر آئی کہ جمعیۃ کے صوبائی قائدین ضلع دیر کا چھ روزہ تنظیمی دورہ شروع کر رہے ہیں کارکنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی پروانوں کی طرح ضلع دیر کے مختلف مقامات پر پروگرام بنانے نکل پڑے اور مکمل پروگرام بنا کر اس گھڑی کا انتظار کرنے لگے۔ خداوند کریم کے فضل وکرم سے سورج نکلتے ہی کارکن جمع ہونے لگے۔ یہ طے پایا قائدین کے استقبال کے لئے چکدرہ جانا ضروری ہے۔ تاکہ مالاکنڈ ایجنسی سے نکل کر دیر کے حدود اول میں انکا استقبال کر کے اوچ لایا جائے۔ چنانچہ قاضی عبدالسلام صاحب کی قیادت میں علاقہ کے علماء کرام نے خوانین اور طلباء کثیر تعداد میں موٹر کاروں اور سوزکیوں میں سوار ہو کر جائے مقررہ تک روانہ ہو گئے۔ اس اثناء میں امیر جمعیت العماء اسلام مالاکنڈ ایجنسی جناب عبدالہاشم خان بھی تشریف لائے۔ تقریباً تین گھنٹے کے مسلسل انتظار کرنے کے بعد قائدین کا قافلہ آپہنچا۔ جس میں قائد جمعیۃ صوبہ سرحد حضرت ایوب خان بنوری وصوبائی ناظم عمومی جناب صاجزادہ عبدالباری جان اور کچھ وقت بعد۔ سابق وزیر اوقاف مولنا عبدالباقی صاحب۔ جناب مولانا رحمت ھادی اور ممتاز عالم دین مولانا عبدالحلیم مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک آپہنچے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع دیر کے امیر قاضی عبدالسلام نائب امیر مولانا بشیر احمد ناظم عمومی جناب تجمل صاحب۔ عبدالہاشم خان حافظ حسین احمد نے گرم جوشی سے قائدین کے ساتھ معانقہ کیا وقت کی کمی کی وجہ سے بعض کارکنوں سے مصافحہ کر کے علماء حق کا یہ قافلہ اوچ روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر سیدھا شیر زمان خان ملک کے مکان پر پہنچے۔ اور شامزے ملک مرحوم کے فاتحہ کی۔ جمعیۃ کے لئے ان کی قربانیوں کو سراہا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ وہاں سے یہ قافلہ روانہ ہو گیا۔ اور جمعیۃ کے سرگرم رہنما محمد علی خان کی مزاج پرسی کی۔ محمد علی خان کے حجرے میں جمعیۃ کے رہنماؤں کے اعزاز میں پرتکلف استقبالیہ دیا گیا۔ وہاں سے یہ قافلہ سیدھا جمعیۃ ضلع دیر کے جنرل سیکرٹری تجمل خان کے ہاں روانہ ہوا۔ تجمل خان کے حجرہ کے باہر علاقہ کے کارکنوں نے پرجوش استقبال کیا۔ رات کا کھانا جناب تجمل خان کے ساتھ کھایا۔ اور دارالعلوم مظہر السلام میں بعد از نماز عشاء عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ صبح چائے کے بعد حضرت بنوری علاقہ کے معزز لوگوں کیساتھ تازہ گرام روانہ ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد وہاں پہنچے۔ سڑک کے دو طرف سینکڑوں کارکن استقبال کرنے کے لئے جمع تھے۔ وہاں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے دوران جناب سیف الملوک خان بھانے خان اور شاندار خان نے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ حضرت بنوری نے جمعیۃ میں شمولیت پر ان کو مبارک باد دی۔ دعا پر جلسہ عام کا اختتام ہوا۔ اور یہ قافلہ کوٹی گرام روانہ ہوا۔ ٹھیک ساڑھے بارہ بجے وہاں پہنچے اور علاقہ کے سادات نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ حاجی محمد اکبر صاحب کے ہاں کھانا کھانے کے بعد یہ قافلہ جائے جلسہ روانہ ہوا۔ بعد نماز ظہر جلسہ عام ہوا۔ چار بجے یہ قافلہ وہاں سے روانہ ہو کر کالو سانڈی پہنچے۔ وہاں جناب صاجزادہ منصوب علی جان کے مکان پر پہنچا جناب لطیف علی جان اور انوار احمد نے اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ یہ قافلہ اس کے بعد سرائے پہنچا۔ وہاں کے محمد سعید خان نے قائدین کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر سیدھا شمسی خان روانہ ہو گئے۔ وہاں کے کارکن سینکڑوں کی تعداد میں سڑک کے دونوں کناروں پر خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھے۔ چنانچہ رات ٹھیرنے کا پروگرام شمسی خان پر ہوا۔ قاضی فاضل شاہ کے مکان پر کھانا کھایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں قائدین نے تنظیمی امور کے علاوہ جمعیۃ کے شاندار ماضی پر سیر حاصل بحث کی۔ اور قاضی فیاض احمد نے نظموں سے مجمع کو گرمایا۔ صبح چائے نوش کرنے کے بعد ایک تنظیمی اجلاس ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے ممبر سازی کے عشرہ کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف علاقوں کے لئے ٹیمیں تیار کر لی گئیں۔ اور طے پایا کہ جمعیت کے امیر و ناظم عمومی ہر ماہ میں دو تحصیلوں کا دورہ کریں گے۔ یکم مارچ کو زیارت تالاش میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ ممبر سازی کی کاپیاں کثیر تعداد میں ہاتھوں ہاتھ لی گئیں۔ یہاں سے ٹھیک یہ قافلہ بارہ بجے علاقہ جندول کے مقام کامبٹ روانہ ہو گیا۔ تین گھنٹے کے مسلسل

سفر کرنے کے بعد کابٹ پہنچ گئے۔ کابٹ میں اجتماع ہوا۔ اور علاقہ کے معزز لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد یہ قافلہ گمبیر روانہ ہوا گمبیر کے کارکنوں نے قائدین کا استقبال کیا۔ محمد آن شاہ صاحب نے جمعیۃ کے قائدین کی خدمت میں پرتکلف استقبالیہ دیا۔ گمبیر میں نماز عشاء کے بعد اجتماع ہوا۔ رات کو علاقہ کے اسے سی اور تحصیل دار آئے اور قائدین سے ملے۔ اور علاقہ کے مسائل پر بحث ہوئی۔ صبح قافلہ کوٹکی کو روانہ ہوا۔ وہاں دس بجے عظیم الشان اجتماع ہوا۔ اور گاؤں کے تمام افراد جمعیۃ میں شامل ہو گئے۔ خوب بارش برس رہی تھی۔ چاروں طرف پہاڑوں پر برف برس رہی تھی شدید بارش کے باوجود علماء حق کا یہ قافلہ مسکینی درہ روانہ ہوا۔ راستے میں یکے بعد دیگرے تمام موٹر کاریں شدید کیچڑ کی وجہ سے رک گئیں۔ اور قائدین نے میلوں کے سفر پیدل طے کر کے مسکینی پہنچے۔ بارش کے باوجود عظیم الشان اجتماع ہوا۔ کثیر تعداد میں لوگ شامل ہو کر قائدین سے دوبارہ دورہ کرنے کی درخواست کی۔ مسکینی درہ میں پروگرام ختم ہونے کے بعد یہ قافلہ معیار جنبد دل آیا۔ حاجی حضرت شاہ کے ہاں کھانا کھانے کے بعد جامع مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد جلسہ عام ہوا جلسہ کے اختتام کے بعد عشرہ کو کامیاب بنانے کے لئے وہ چار ٹیمیں بنا دی گئیں جو مختلف علاقوں میں جا کر لوگوں کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دیں گے۔ تین مارچ کو چار بجے قافلہ لعل قلعہ میدان روانہ ہو کر متیر گرہ سے ہوتے ہوئے میدان جا رہے تھے۔ کہ راستے میں شدید بارش کی وجہ پہاڑی ندیاں دریاؤں کی طرح بہہ رہی تھیں۔ دو موٹر پانی میں رک گئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد زبردست کوشش کے بعد موٹر کو خشکی تک لایا گیا۔ موٹر کے اندر مکمل طور پر پانی آگیا۔ سیٹ پر بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ ایک طرف بارش کا طوفان شدید تر ہوتا جا رہا تھا۔ دوسری طرف اندھیرا مکمل چھایا ہوا تھا۔ راستہ خراب تھا۔ مگر خدا کے فضل و کرم

سے رات دس بجے کے قریب شدید اندھیرے میں کو مبٹہ پہنچ گئے۔ ساتھیوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اڈہ پر کارکن موجود تھے۔ صبح نماز کے بعد حضرت مولانا عبدالواحد نے درس قرآن دیا ۳ مارچ کو ساڑھے نو بجے جلسہ عام ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ وہاں کے مقامی لوگوں کا کہنا تھا۔ کہ میدان کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنا بڑا جلسہ نہیں ہوا جلسہ کے دوران تحصیل لعل قلعہ این ڈی پی کے صدر جناب عمرا خان ملک سٹیج پر آئے اور نعرۂ تکبیر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت این ڈی پی سے مستعفی ہو کر جمعیۃ العلماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس کے بعد پیپلز پارٹی کے چیئرمین حاجی سالک صاحب سٹیج پر آئے اور انہوں نے بھی جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ مجمع پر عجیب کیفیت تھی۔ کیوں کہ دونوں رہنماؤں کی جمعیۃ میں شمولیت پر علاقہ میدان میں این ڈی پی اور پی پی کا وجود تقریباً ختم ہو گیا۔ وہاں کے علماء کرام نے بھی جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ جلسہ عام ساڑھے نو بجے شروع ہو کر ایک بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد کارکنوں کا عظیم اجلاس ہوا۔ جس میں ممبر سازی کے لئے ۵ ٹیمیں تیار ہوئیں۔ سلطان حمید جان کے ساتھ پرتکلف کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر ادا کر کے قافلہ حق ل۔ رباط روانہ ہوا۔ رات عبدالرشید خان کے ہاں قافلہ ٹھہرا۔ وہاں کے تمام خوانین کو جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ مشورہ کرنے کے بعد ہم جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کریں گے۔ چار مارچ کو قائدین تحصیل دیر روانہ ہوئے۔ صبح ۱۰ بجے واڑی پہنچے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے سابقہ ریکارڈ پیش کیا۔ کارکنوں کے اجتماع کے بعد جناب صاحبزادہ خلیل احمد کو تحصیل دیر کا کنوینر مقرر کیا اور واڑی بازار میں حضرت بنوری نے سینکڑوں کارکنوں کی موجودگی میں دفتر کا افتتاح کیا۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھانے

کے بعد قافلہ حق سیدھا تیمر گرہ آیا۔ وہاں بھی ضلعی دفتر افتتاح ہوا۔ اس کے بعد یہ قافلہ شوہ روانہ ہوا۔ نماز عصر کے بعد شوہ پہنچے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب کے مکان پر اجتماع ہوا۔ اور اس کے ساتھ چھ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد یہ قافلہ سیدھا ڈپٹی کمشنر دیر سے ملنے گیا۔ رات سات بجے ڈپٹی کمشنر سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے غور سے قائدین کی بات سنی اور جن لوگوں نے کثیر تعداد میں اپنے مسائل درخواستوں کی شکل میں حضرت بنوری کو پیش کئے تھے۔ ڈی سی دیر نے موقعہ پر سب دستخط کئے۔ اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ ڈی سی صاحب نے قائدین کی خدمت میں چائے پیش کی۔ چائے کے بعد قائدین نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور رخصت ہو کر چکدرہ آئے۔ مولانا عبدالباقی راتوں رات پشاور روانہ ہو گئے۔ اور دیگر مہمان کرام خصوصاً حضرت مولانا سید ایوب جان بنوری مدظلہ اور ناظم عمومی صاحبزادہ عبدالباری جان واپس ادھر آئے تجمل خان کے ساتھ رات گذاری اور ۵ مارچ کو صبح سویرے پشاور روانہ ہوئے۔ اور اس کے ساتھ یہ طوفانی دورہ ختم ہوا۔

اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش

جمعیۃ علماء پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ "افق" کراچی کے مطابق جمعیۃ کے صفِ اوّل کے راہنما مولانا عبدالستار خاں نیازی نے انکشاف فرمایا ہے کہ "۱۹۷۴ء میں مرزائیوں سے متعلق آئینی قرارداد کی ترتیب و تدوین میں سے لاہوری مرزائیوں کو خارج کرنے کے سلسلے میں مرزائیوں نے مولانا شاہ احمد نورانی کو ایک کروڑ روپے کی پیش کش کی تھی جسے نورانی صاحب نے نامنظور کردیا تھا۔" اس انکشاف سے مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کی جماعت کے بارے میں بے شمار شکوک و شبہات جنم لے سکتے ہیں اسلام اور پاکستان کے خلاف ہونے والی سازشوں کی تمام کڑیاں ملائی جائیں تو نورانی گروپ ان میں جکڑا ہوا نظر آئے گا۔

برصغیر میں اسلام کے خلاف سازش کی تاریخ شیر میسور سلطان فتح علی ٹیپوؒ کی شہادت سے شروع ہو کر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد اپنے نکتۂ عروج تک پہنچتی ہے۔ فرنگی سامراج نے سوداگروں کے بھیس میں ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو یہاں مغلوں کی حکومت تھی اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے ساتھ ہی تاریخ کی وسیع ترین اسلامی مملکت کا شیرازہ بکھرنا شروع ہوا بدیسی تاجروں نے حکمرانی کے خواب دیکھے مسلمان حکمرانوں کی تن آسانی، درباریوں کی سازش اور تخت شاہی کے وارثوں کی آپس کی پھوٹ نے اس خواب کو حقیقت بنادیا۔ انگریز نے مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا حریف سمجھا تھا اس کی وجہ ہندوستان کی وسیع سلطنت بھی تھی۔ جو براہ راست مسلمانوں سے چھینی گئی تھی اور صلیبی جنگوں کی شکستوں کے زخم بھی تھے۔ فرنگی کے سامنے اسلام کی پوری تاریخ تھی اسے علم تھا کہ مسلمانوں نے اعدادی قلت اور محدود سامانِ حرب کے باوجود قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو پامال کردیا تھا۔ اہل اسلام صرف اپنے جذبۂ ایمانی کے سہارے مشرق میں سمرقند و بخارا اور مغرب میں فرانس کی سرحدوں تک جا پہنچے تھے۔ اس لیے اس قوم کو اس وقت تک مفتوح نہیں کیا جاسکتا تھا جب تک اس کے دل سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نکال کر اسے مفلوج نہ کردیا جائے چنانچہ برطانوی استعمار نے ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنے کا طویل المیعاد منصوبہ تیار کیا۔ ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی کو ختم نبوت کے متفقہ و مسلمہ عقیدے کی بنیاد ڈھانے پر مامور کیا۔ دوسری سمت خود ساختہ پیروں اور مشائخ کا گروہ پیدا کیا جو انگریز بہادر کو فوجی بھرتی دینے والے علاقوں میں ضعیف الاعتقاد اور سادہ مسلمانوں کو عالم اسلام کے خلاف ابھار کر اسلام کے مضبوط قلعے میں نقب لگا کر وظیفے حاصل کرتا تھا مرزا غلام احمد کی امت اپنے کھلے باطل عقائد کی وجہ سے عام مسلمانوں میں مقبول نہ ہوسکی لیکن دوسرا گروپ میلاد شریف۔ ختم شریف۔ گیارھویں شریف اور دیگر مقدس عنوانات سے بڑی حد تک برصغیر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوا۔ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا یعنی سرکارِ انگلشیہ قیامت تک ہندوستان پر حکمرانی کرے۔ مرزا غلام احمد نے مسلمانوں کو انگریز کے خلاف صف آرائی سے باز رکھنے کے لیے جہاد کو حرام قرار دیا اور فرقہ ثانی نے پنجاب کے پسماندہ علاقوں کے جوانوں کو انگریزی فوج میں شامل کراتے اور بغداد شریف و کعبۃ اللہ پر گولیاں چلانے کے لیے آمادہ کرلیا کہ وہاں کے مسلمان "وہابی" تھے اس طرح وہابی کا لفظ گالی بنادیا نتیجۃً نہ صرف برصغیر ہندو پاک بلکہ حرمین الشریفین سے بھی اسلامی حکومت کا چراغ گل ہوگیا اور عظیم ترکی ایمپائر چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی۔

مولانا شاہ احمد نورانی کی جماعت کا تعلق دوسرے گروہ سے ہے جس کے بانی احمد رضا خاں بریلوی تھے۔ بریلوی جماعت کا اگر کوئی ماضی ہے تو صرف یہ کہ اس نے انگریزی فوج میں بھرتی ہونے والے مسلمان سپاہیوں کے بازوؤں پر امام ضامن باندھے اور خلافتِ عثمانیہ کی تباہی کی خوشی میں گھی کے چراغ جلائے تھے۔ احمد رضا بریلوی کی جماعت نے انگریز کے دشمن اور تحریک آزادی کے جن علمبرداروں کو کافر قرار دیا ان میں برصغیر کے تقریباً تمام دینی اور سیاسی رہنما شامل ہیں۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ سے قائداعظم تک ہر شخص ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ریاست کی حیثیت سے وجود میں آیا تھا اس لیے اسلام دشمن طاقتوں کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ روزِ اوّل سے پاکستان کی خارجہ پالیسی ظفر اللہ خاں مرزائی کی آرزوؤں سے ہم آہنگ رہی۔ پاکستان کی حکومت مغربی طاقتوں کی دستِ نگر تھی جبکہ عوام کے جذبات دنیا کے مسلمانوں کے ساتھ تھے۔ اس دورنگی میں الجھ کر تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے مرزائیوں کے خلاف ۵۳ء میں بھرپور تحریک چلائی صوبائی حکومت بدلی مرکزی قیادت تبدیل ہوئی لیکن ظفر اللہ بدستور وزیر خارجہ رہا۔ اس تحریک میں بریلوی جماعت کو

ایک بار پھر عوام کے سامنے آنے کا موقع مل گیا جس سے فائدہ اٹھا کر پنجاب کے دو تین شہروں میں نعرۂ رسالت اور نعرۂ "غوثیہ" گونجنے لگے تھے۔ فیصل آباد میں سردار احمد بریلوی کو شہر کے مشہور بدمعاش "شاہو" کی پناہ میسر آگئی اسی طرح "نچلے گناہ گار" طبقے کو بخشش کے عوض بخشش کے سرٹیفکیٹ ملنے شروع ہوئے تو شاہو کی بنائی ہوئی "شاہی مسجد" تنگ ہوگئی اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی بنیاد رکھی گئی جو آج تک زیر تعمیر ہے۔

۶۷ء میں اسرائیل نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا جس سے عالم اسلام کے سینے کا گھاؤ مزید گہرا ہوگیا۔ اسی سال اسرائیل کے صدر بن گوریان نے پیرس یونیورسٹی کی کانووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "بیت المقدس کی فتح اور عربوں کی شکست کے باوجود ہمیں جس ملک سے خطرہ ہے وہ پاکستان ہے کیونکہ پاکستان کا مسلمان عربوں سے بڑھ کر اپنے مقامات مقدسہ کا محافظ بنتا ہے لہٰذا پاکستان کو نیست و نابود کئے بغیر اسرائیل کے استحکام کا خواب نامکمل رہے گا" اسرائیلی سربراہ کی تقریر لندن کے "JEWISH CHRONICLE" میں چھپی اسرائیل کو سوائے ایران کے کسی مسلمان ملک نے تسلیم نہیں کیا تھا جبکہ قادیانیوں کا "تبلیغی مشن" تل ابیب اور حیفہ دونوں جگہ موجود تھا اور بھارت (قادیان) میں بھی اس جماعت کے تین سو تیرہ "درویش" قیام پذیر تھے اسرائیل کی سازشیں تل ابیب سے شروع ہوئی اور ۷۰ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کی اتفاقی مہم پر مرزائیوں کے توسط سے کروڑوں روپے تقسیم ہوئے پیپلز پارٹی کو اقتدار مل گیا اور دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت دو ٹکڑے ہوگئی بھٹو نے ہر طاقتور حریف کی طرح اپنے محسنوں کی گردن مارنے کا فسطائی فلسفہ بھی پڑھ رکھا تھا اس لیے ۷۴ء میں عوامی دباؤ اور بھٹو کی خواہش کے مطابق مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دئے گئے اسی دوران نورانی صاحب اپنے آپ کو فرقہ وارانہ خول سے نکال کر ایک قومی راہنما کی حیثیت سے متعارف کرا چکے تھے، پاکستان قومی اتحاد میں شمولیت کی وجہ سے ان کی شخصیت میں کشش پیدا ہوگئی بھٹو کے زوال کے بعد قومی اتحاد سے علیحدگی کا سب سے بڑا سبب ان کے وہ ساتھی ہیں جو فرقہ وارانہ جذبات ابھار کر امت میں پھوٹ ڈالتے اور انتشار کا بیج بو کر اپنے مفاد کی فصل کاٹنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ میلاد کی محفلوں میں حضرت سلطان باہوؒ کے کلام کی دھن میں گالی دینا ان کا طرۂ امتیاز بن چکا ہے۔ دوسرے فرقوں کی مساجد پر ناجائز قبضہ کرنا ان کا معمول ہوگیا ہے اپنے علاوہ وہ کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے کسی کو امام تسلیم نہیں کرتے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں امام کعبہ کے پیچھے بھی ان کی نماز نہیں ہوتی۔ نہ یہ اپنی مسجد میں کسی اور مسلمان کو نماز پڑھنے دیتے ہیں پچھلے ہفتے اوکاڑہ کی خبر اخبارات میں چھپی تھی یہاں تبلیغی جماعت کے ۲۵ مبلغوں کو رضا خان بریلویوں نے مسجد سے دھکے دے کر نکال دیا تھا۔

آج مرزائی پاکستان میں اور پاکستان سے باہر غیر مسلم ہیں لیکن ان کا وجود موجود ہے اسرائیل بھی قائم ہے اس کا روپیہ آج بھی مرزائیوں کے وساطت سے ملک میں آرہا ہے اب یہ دیکھنا پاکستان کے عوام کا فرض ہے کہ یہ روپیہ کونسی جماعت کے تصرف میں ہے اور وہ کس نعرے پر اسرائیلی اور مرزائی مشن کی تکمیل میں مصروف ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کا انکشاف ظاہر کرتا ہے کہ آج سے پانچ سال پیشتر مرزائیوں نے نورانی صاحب کو ایک کروڑ روپے کی پیشکش کی تھی۔ جو بقول ان کے قبول نہیں کی گئی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ پیشکش کس حیثیت سے نورانی صاحب کو ہوئی؟ نورانی صاحب تو ۵۳ء کی تحریک کے مرکزی راہنما یا محوری اتھارٹی نہیں تھے۔ کہیں اس لیے تو انہیں نہیں کہا گیا کہ اس سے پیشتر بھی مرزائیوں کے ان سے اسی نوع کے روابط تھے؟ ۷۴ء میں انہیں ایک کروڑ کی پیشکش ہوئی تو بعد میں اس قسم کی پیشکش کیوں نہیں ہوئی ہوگی؟ ایک مقامی ہفت روزہ کی اطلاع کے مطابق "بریلوی جماعت" نے ملتان روڈ لاہور پر جماعت کے دفتر، طلباء کی رہائش گاہوں اور ایک عظیم الشان ہوٹل کی تعمیر کے منصوبے کی تکمیل کے لیے ۱۷ کروڑ روپے کی زمین خریدی ہے تعمیر کے لیے پچاس لاکھ روپیہ بھی جمع ہوگیا ہے۔ حالیہ میلاد کانفرنس راؤنڈ کے مصارف بھی لاکھوں میں جمع ہوگئے جن میں ان کھڑی فصلوں کا معاوضہ بھی شامل ہے جو کاشتکاروں کو ادا کیا گیا اور فصلیں کاٹ کر ضائع کر دی گئیں جس سے پاکستان کے خوراک میں خود کفیل ہونے کا عزم بھی پورا نہیں ہوسکتا۔ اس سے پیشتر ملتان میں سُنی کانفرنس ہو چکی ہے اور فیصل آباد میں دو ماہ بعد ہونے والی ہے۔ ملک میں کوئی شخصیت کوئی اخبار یا کوئی ہستی ایسی نہیں جو نورانی جماعت سے یہ استفسار کر سکے کہ یہ کروڑوں روپے یکایک کہاں سے برسے؟؟ کل تک سائیکلوں کے پیڈل مارنے والے کارکنوں کو کاریں کس لاٹری میں نکلیں؟؟

اس وقت فرقہ وارانہ فضا پیدا ہو چکی ہے سیاسی اتحاد کے ساتھ ساتھ رضا خانی بریلوی فرقہ مذہبی یگانگت و وحدت کو بھی پارہ پارہ کر چکا ہے۔ کسی بھی مسلمان ملک سے اس کا رابطہ نہیں۔ "درآمدی اسلام قبول نہیں کیا جائے گا" کا نعرہ لگانے والے ہمیں بتائیں کہ "درآمدی اسلام" نہیں تو کیا بنارسی، گنگا جمنی، رضا خانی بریلوی یا کوئی اور خانہ ساز اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں اور بالواسطہ اس اسلام کی مخالفت نہیں کر رہے جو ثور و حرا کی بلندیوں پر نازل ہوا تھا؟ دشمنانِ اسلام کے آلۂ کار بن کر مکّی و مدنی اسلام کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بننے والے یہ لوگ کمیونزم، کیپٹلزم، امپریلزم، عیسائیت، یہودیت اور قادیانیت کے مقاصد کی تکمیل میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں لیکن اسلام نافذ کرنے کا دعویٰ رکھنے والی حکومت کوئی نوٹس نہیں لیتی۔

ہم انتہائی دکھ سے اس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کے اعلان کے بعد اسلام دشمن فلسفوں کے محافظوں نے اسلام اور پاکستان کے خلاف جو خوفناک سازش کا جال بننا شروع کیا اس کی تکمیل میں وہ گروہ اہم کردار ادا کرے گا جو بظاہر بہت معصوم، بہت بے ضرر اور فرشتہ صورت دکھائی دیتا ہے۔ مفتی محمود صاحب نے درست فرمایا ہے کہ ہم اسلام کو جمہوریت پر قربان نہیں کر سکتے" جس

طرح ہمیں اسلام عزیز ہے اسی طرح ہمیں اس ملک کی مٹی سے بھی عقیدت ہے۔ غیروں کے مفاد کے لیے کام کرنے والوں کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ خدانخواستہ ہمارے پاؤں کے نیچے سے یہ زمین کھسک گئی تو کرۂ ارضی پر کوئی پناہ گاہ نہیں رہے گی۔ دیوبندی ہوں گے نہ بریلوی۔ آمین بالجبر کہنے والے ہوں گے نہ "اعلیٰ حضرت" کے پیروکار بعض سادہ لوح مسلمان اگر یہ سمجھتے ہیں کہ چار احکامات ایک آرڈی نینس کے ذریعے چند آیات کی تلاوت اور اعظم چشتی کی نعت خوانی سے اسلام نافذ ہو گیا ہے اور اب زکوٰۃ و عشر سے ہم پر اللہ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جائے گا۔ قوم خوشحال ہو جائے گی۔ کچھ آبادی میں رہنے والے غریب، مفلوک الحال اور تہی دامن لوگوں کو سول لائن میں کوٹھیاں بنانے کی استطاعت چھپر پھاڑ کر میسر آ جائے گی تو یہ ان کی بھول ہے۔ قوم اس وقت تک اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکتی جب تک راہنماؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے راہزنوں کو نیست و نابود نہ کیا جائے۔ خودساختہ اسلام نافذ کرنے والی رضا خانی بریلوی جماعت اس ملک کو عام اسلام سے کاٹ کر یکہ و تنہا کر دینے کی خوفناک سازش کرنے والوں کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے تاکہ سیٹو سینٹو جیسے معاہدوں کی شکل میں مغربی طاقتیں دوبارہ پاکستان کی سیاست کے مالک و مختار بن جائیں۔ اور بڑی طاقتوں کے ٹکراؤ کی صورت میں پاکستان میدانِ جنگ بن کر ہمیشہ کے لیے (خاکم بدہن) ختم ہو جائے اس طرح برصغیر کے مسلمانوں کی تباہی کے تیسرے مرحلے کی تکمیل کے ساتھ ہی یہود ہنود، عیسائیت اور مرزائیت کی حسبِ منشاء مسلمانوں کا بین الاقوامی اتحاد قائم نہ ہو سکے گا۔

اس سازش کو ناکام بنانا ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے اور ہم سب نے یہ مقدس فرض بہرحال ادا کرنا ہے۔ ہم صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمت میں اسلام اور پاکستان کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ رضا خانی بریلوی جماعت کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اسلام دشمن عناصر سے! ان کے روابط کی تحقیقات فرمائیں اور مذہب کے نام پر امت پر فتنہ پیدا کرنے والے تمام چہروں کو بے نقاب کر کے ان کا احتساب کریں۔

(اداریہ) بشکریہ ہفت روزہ پاکستانی فیصل آباد)

آفتاب علوم حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ

علمائے دیوبند علوم بنویہ کا ایک ایسا عظیم الشان گلستان ہیں کہ اس کے ہر پھول کی خوشبو علیحدہ علیحدہ ہونے کے ساتھ بالکل ایک جیسی معلوم ہوتی ہے تعصب کی عینک اتار کر اور خالی الذہن ہو کر جس نے بھی خلوص نیت سے اس گلشن کی سیر کا لطف اٹھایا وہی ان کی بینظیر خوشبوؤں کا ایسا اسیر ہو گیا کہ عمر بھر ان خوشبوؤں کے طفیل مشائخ دیوبند کی خدمات کا قلادہ اپنی گردن میں ڈالنے کی سعادت سے اتباع سنت کا سچا خادم اور مخلص سپاہی ہونے کے شرف سے نواز اگیا ہے۔ علمائے دیوبند کی دیگر عظیم روایات کے ساتھ عاجزی۔ انکساری اور تواضع میں بھی ان کی خصوصیات ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں اعلیٰ درجہ کے مفسر، محدث، فقیہہ اور محقق عالم دین ہونے کے ساتھ اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے دراصل یہ عظیم خصائل خیر القرون کے دور مقدس کی یادگار ہیں جو اصحابؓ محمدؐ سے منتقل ہو کر علمائے دیوبند تک پہنچی ہیں کہ یہ حضرات بہت کچھ بلکہ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنی انا کو اس طرح فنا کر دیتے ہیں کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔

حضرت شیخ التفسیر الامام حضرت لاہوریؒ اکثر و بیشتر اپنی تقاریر میں اور اپنے خاص انداز میں یہ شعر سنا کر عجیب و غریب اور بلیغ عبرت انگیز نصیحتیں فرمایا کرتے تھے ؂

نہ تھی اپنے حال کی جب خبر
رہے ڈھونڈتے غیروں کے عیب و ہنر
پڑی جبکہ حال پہ اپنے نظر
تو نظر میں کوئی بُرا نہ رہا۔

وفات کے بعد ان قدسیہ صفات حضرات کی مراقد سے اس عالم کائنات میں ایسی خوشبوئیں پھیلیں جن کو دنیا کے رہنے والوں نے بھی سونگھ کر لطف اٹھایا ان خوشبوؤں نے سینٹ والوں کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور ریسرچ کے مدعیوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے کہ اس خوشبو کا تجزیہ ہمارے بس کا روگ نہیں اور فی الحقیقت بھی ان خوشبوؤں کا تجزیہ ناممکن تھا کاش کہ علماء دشمن صرف اسی ایک غیبی منظر سے کچھ حاصل کرتے۔

اسی شجر طیبہ کا ایک تاریخی چمن مفسر اعظم، محدث بے مثل، فقیہہ امت محقق، نامور عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی صاحبؒ نے جماعت دیوبند میں علوم بنویہ کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں تاریخی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں حضرت مفتی اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند کے مشہور عثمانی شیوخ خاندان کے چشم و چراغ تھے تقریباً تین چار پشتوں سے حضرت ممدوحؒ کا خاندان دیوبند میں سکونت پذیر ہوا اور آپ کے جد امجد سے معلمی یعنی پڑھائی کا سلسلہ جاری چلا آرہا ہے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے خود بھی دار العلوم دیوبند میں ہی فیض تعلیم حاصل کیا آپ کو اپنے دیگر ہم عصر علماء کی طرح حضرت امام الہند امام انقلاب الشیخ علامہ السید انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی پہ بڑا فخر تھا جس کا اکثر تحریروں میں اور محافل میں آپؒ ذکر فرمایا کرتے تھے اور بڑی خوش قسمتی حضرتؒ کی یہ ہے کہ طریقت میں آپ کو براہ راست حضرت شیخ الہند نور اللہ مرقدہٗ کے فیوضات سے استفادہ کا خوب موقع ملا اور حضرت شیخ الہند مرحوم کے وصال کے بعد حکیم الامت مجدد وقت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحؒ سے تعلق رہا صرف تعلق ہی نہیں بلکہ حضرت حکیم الامت کے مخصوص خلفاء اجلہ میں سے تھے دار العلوم دیوبند سے فراغت کے بعد اپنے جلیل القدر اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تدریس اور رفقاء کی شکل میں علمی خدمات کا آغاز فرمایا آپ نے یہ خدمات صرف پانچ روپیہ مشاہرہ پر اپنی قربانی پیش کی متعدد کتب کے مصنف ہیں اگرچہ حضرتؒ کی بیشتر کتب ہماری نظر سے نہیں گزریں مگر محقق روایت کے مطابق تقریباً دو سو کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں اللہ تعالیٰ مقبول و مبرور فرمائے اور معلوم ہوا ہے کہ اسلامی مسائل پر آپ نے دو لاکھ فتاویٰ لکھے ہیں اس وقت فتاویٰ دار العلوم دیوبند کی جو آٹھ ضخیم جلدیں مارکیٹ میں موجود ہیں اس میں ایک حصہ عزیز الفتاویٰ کے نام سے مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم کا ہے اور دوسرا حصہ جس کا نام حضرت الشیخ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "امداد المفتین" کے نام سے تجویز فرمایا تھا حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کی علمی محنت کا ثمرہ ہے فتاویٰ عالمگیریؒ کی وسعت علمی کے حقیقی اعتراف کے باوجود فتاویٰ دار العلوم دیوبند جو فتاویٰ رشیدیہ اور امداد الفتاویٰ از حضرت الشیخ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ میں سے ایک کامل اور مکمل آئین اسلام کے جمیع جزیات پر حاوی ہے جیسا کہ حضرت ممدوح مرحوم نے خود فتاویٰ کی پہلی جلد کے ابتداء میں تاریخ فتاویٰ دار العلوم دیوبند مع مختصر تاریخ دار العلوم میں اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ یہ فتاویٰ سنہ ۱۳۱۰ھ سے شروع ہوا اور اب اسے مفتی صاحبؒ کے مبارک ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے اس میں حضرت مفتی صاحب مرحوم کی بالغ نظری دقیقہ رسی اور مجتہدانہ صلاحیت مسلّمہ ہے حقیقت یہ ہے کہ دور حاضر کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں جس میں حضرت مفتی صاحبؒ مرحوم نے قلم نہ اٹھایا ہو پھر جبکہ ہمارے دور میں کتابوں کی تصنیف ایک کاروبار بن کر رہ گیا ہے مگر

حضرت ممدوح نے اپنے شیخ کے عین نقشِ قدم پر اپنی سی تصنیف کی رائلٹی قبول نہیں فرمائی جو آپ کیلئے توشۂ آخرت ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ برصغیر میں اس وقت شاید ہی کوئی ایسا عالم دین ہو گا جس نے حضرت مفتی صاحبؒ سے استفادہ نہ کیا ہو ورنہ اکثر و بیشتر حضرت مفتی صاحب مرحوم کے بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد ہونے کے باعث آخرت میں نیک اعمال کا موجب ہیں آخرت میں آپ کا بہت بڑا ذخیرہ اور صدقہ جاریہ کے طور پر آپ کی ایک بہت بڑی خدمت معارف القرآن کے نام سے ایک شہرۂ آفاق تفسیر ہے جس میں علماء اور طلباء کی رعایت کے ساتھ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بلکہ عوام تک کے لیے مفید سرمایۂ علم کا ایک بے نظیر مخزن ہے حضرت مفتی صاحب مرحوم نے جب اس خالص لوجہ اللہ کام کی بنیاد رکھی تو ریڈیو پاکستان والوں کی فرمائش پر اس کا کچھ حصہ ریڈیو سے بھی نشر کیا جاتا تھا جو دیگر اسلامی ممالک میں بہت پسند کیا جاتا بلکہ ٹیپ کے ذریعہ اسے ریکارڈ کر لیا جاتا۔ بعد میں حکومت پاکستان نے تو اپنی کسی نام نہاد مصلحت کی وجہ سے اسے موقوف کر دیا مگر ٹیپ ریکارڈ سے اسلامی ممالک کے رہنے والے اصحاب علم اس سے استفادہ کرتے رہے جس سے حضرت مفتی صاحب مرحوم کا نام نامی واسم گرامی بر اعظم ایشیا میں پہلے کی نسبت سے زیادہ متعارف ہوا حکیم مولانا انیس احمد صاحب صدیقی رقم طراز ہیں کہ افریقہ میں اس سلسلہ کو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر کے تبلیغی مجالس میں بار بار سنانے کا پروگرام جاری ہوا اور سب طرف سے اس تفسیر کی تدوین اور اشاعت کا تقاضا شروع ہوا بہرحال اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحبؒ سے یہ کام لینا تھا اور یقیناً مفتی صاحبؒ اس کام کے لیے نہایت موزوں اور منتخب شخصیت ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکمل تفسیر لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ مفتی صاحبؒ بار بار یہی فرماتے کہ اس تفسیر میں میرا کچھ نہیں سب بزرگوں کا ہی ہے میں نے بزرگوں کی تفاسیر کو آسان کر کے پیش کیا ہے (بحوالہ ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۵۹۰) کچھ لوگ تفہیم القرآن کے متعلق یہ کہتے سنے گئے کہ اس میں عقلیہ دلائل کو بڑے قرینے سے سجایا گیا ہے اور نئی نسل کے لیے یہ بہت مفید ہے مگر حلفیہ کہتا ہوں کہ بغیر جانب داری کے احقر کی رائے یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے عقلیہ دلائل کی چاشنی کی مٹھاس اس قدر سرور کن ہے کہ اول الذکر میں دلائل عقلیہ کی کمی خود بخود واضح ہو جاتی ہے اگر ایک مقلد کی حیثیت سے اس احقر راقم کی رائے قابلِ قبول نہ ہو تو ع یہ صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے، مطالعہ کر کے دیکھ لیا جائے حق خود بخود واضح ہو جائے گا اس مختصر مضمون میں اس بے نظیر تفسیر کا تعارف ناممکن ہے اتنا ضرور عرض کروں گا کہ اگر بے فائدہ کتب اور رسائل سے اپنا پیسہ محفوظ کر کے یہ مبارک تفسیر خرید لی جائے تو بڑے عقدے حل ہوں گے احقر راقم صرف ایک نمونہ سورت روم کے بالکل اختتام کا خدمت میں پیش کر رہا ہے تاکہ احباب کو اور قارئین حضرات کو اندازہ ہو سکے۔

"کیا محشر میں اللہ کے سامنے کوئی جھوٹ بول سکے گا" اس آیت سے معلوم ہوا کہ محشر میں کفار قسم کھا کر یہ جھوٹ بولیں گے کہ ہم تو دنیا میں یا قبر میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح ایک دوسری آیت میں مشرکین کا یہ قول موجود ہے کہ وہ قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہیں تھے۔ واللہ ربنا ما کنا مشرکین۔ وجہ یہ ہے کہ محشر میں رب العالمین کی عدالت قائم ہو گی وہ سب کو آزادی دیں گے کہ جو چاہے بیان دے جھوٹ بولے یا سچ بولے کیوں کہ رب العالمین کو ذاتی علم بھی پورا پورا ہے اور عدالتی تحقیقات کے لیے وہ ان کے اقرار کرنے نہ کرنے کا محتاج نہیں۔ جب انسان جھوٹ بولے گا تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے ہاتھ پاؤں اور کھال بال سے شہادت لی جائے گی وہ سچ سچ سارا واقعہ بیان کر دیں گے جس کے بعد اس کو کوئی حجت باقی نہ رہے گی۔ اور قرآن کریم کی دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ محشر میں مختلف مواقف ہوں گے ہر موقف کے حالات الگ الگ ہیں ایک موقف وہ بھی ہو گا جس میں بغیر اذن الٰہی کسی کو بولنے کا اختیار نہ ہو گا اور وہ صرف سچ اور صحیح بات بول سکے گا۔ جھوٹ پر قدرت نہ ہو گی جیسا ارشاد ہے۔ "قبر میں کوئی جھوٹ نہ بول سکے گا" اس کے برعکس قبر کے سوال و جواب میں احادیث صحیح میں مذکور ہے کہ جب کافر سے پوچھا جائے گا کہ تیرا رب کون ہے؟ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ تو وہ کہے گا۔ "ہائے میں کچھ نہیں جانتا" اگر وہاں جھوٹ بولنے کا اختیار ہوتا تو کیا مشکل تھا کہہ دیتا کہ میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو یہ ایک عجیب بات ہے کہ کافر لوگ اللہ کے سامنے تو جھوٹ بولنے پر قادر ہوں اور فرشتوں کے سامنے جھوٹ نہ بول سکیں مگر غور کیا جائے تو کچھ تعجب کی بات نہیں وجہ یہ ہے کہ فرشتے نہ تو عالم الغیب ہیں نہ ان کو یہ اختیار ہے کہ ہاتھ پاؤں کی گواہی لے کر اس پر حجت تمام کر دیں اگر ان کے سامنے جھوٹ بولنے کا اختیار ہوتا تو سب کافر فاجر عذاب قبر سے بے فکر ہو جاتے بخلاف اللہ جل شانہٗ کے کہ وہ دلوں کے حال سے بھی واقف ہیں اور اعضاء و جوارح کی شہادت سے اس کا جھوٹ کھول دینے پر قادر بھی ہیں اس لیے محشر میں یہ آزادی دے دینا عدالتی انصاف میں کوئی خلل پیدا نہیں کرتا واللہ اعلم (تمت سورت الروم)

قارئین محترم! حضرت مفتی صاحب مرحوم کی اس مبارک تفسیر کا یہ نمونہ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے ایک مشکل مسئلہ کا حل خود قرآن کریم سے کس طرح تسلی بخش سامع کے ذہن میں منتقل کیا ہے اللہ اللہ کیسی باغ و بہار اور علمی شخصیتیں خاک میں پنہاں ہو گئی ہیں اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی ہیں مگر وہ آرام سے بفضل خدا جنت الفردوس میں سکون قلب کے ساتھ جلوہ گر ہیں ع

خدا بکند این عاشقان پاک طینت را

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آخرت کے ذخائر میں سے ایک اعلیٰ ذخیرہ اور حضرت کی علمی یادگار دارالعلوم کورنگی کراچی کا وجود مسعود بھی ہے دیوبند سے پاکستان تشریف لے آنے کے بعد حضرت نے دارالعلوم دیوبند کی مماثلت اور مطابقت میں کراچی میں ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی ظاہر ہے کہ حضرت مفتی صاحب کوئی دولتمند

آدمی تو تھے نہیں مگر ایسی عظیم الشان درس گاہ کا وجود میں آنا بھی آپ کے خلوص اور للّٰہی جذبات کا آئینہ دار ہے قرآن کریم میں ہے۔ ترجمہ "ہر گز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ"۔

سب کو معلوم ہے کہ عزت سے زیادہ پیاری چیز دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتی ہمارے علماء نے اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے در در پر بھیک مانگ کر بھی مدارس اسلامیہ کی بنیاد رکھی تاکہ حکومت کی غفلت سے مدارس اسلامیہ سے جو بے اعتنائی پیدا ہوئی ہے علوم نبویہ کو برقرار رکھا جا سکے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے بھی بڑی محنت اور مشقت سے اس عظیم الشان درس گاہ کو قائم کر کے اپنے ذخیرۂ آخرت میں اضافہ فرمایا جہاں اب قال اللہ تعالےٰ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں بلندگی سے منور ہو کر علوم نبویہ کی روشنی پھیلا رہی ہیں اس کے علاوہ حضرت مفتی صاحب کی خوش قسمتی ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کی اولاد اور اولاد کی اولاد اس وقت ملک میں نیکی کی ترویج اور برائی کی بیخ کنی کے لیے نیز ملک وملت کی خدمت کے لیے شب و روز بے لوث خدمات انجام دے رہی ہیں نیک اولاد بھی بہترین صدقہ جاریہ ہے بلکہ احادیث میں آیا ہے کہ الدّال علی الخیر کفاعلہ تو اولاد کی نیکی کا ثواب تو باپ کو بہت زیادہ مقدار میں ملنا قرین قیاس ہے اور یہ مضمون بھی حدیث شریف میں مذکور ہے غرضیکہ حضرت مفتی صاحبؒ ایک ایسی جامع اور قابل رشک ہستی ہیں جنکی صفات عالیہ کی فہرست بہت ہی طویل ہے ان میں سے ایک ماہنامہ البلاغ کا اجراء بھی ہے جو اس وقت ماہنامہ رسائل میں سے امتیازی اور جلیل القدر مجلّہ ہے جو حضرت مفتی صاحب کی یادگار ہے نگران حضرت مولانا محمد رفیع عثمانیؔ اور مدیر حضرت مولانا محمد تقی عثمانیؔ ہیں یہ رسالہ اسلامیات کے اہم مضامین پر مشتمل ہوا کرتا ہے اور اس کے ذریعہ جو خدمت اسلام ہو رہی ہے وہ بھی حضرت مفتی صاحبؒ کے لیے نیک اعمال کے اضافہ کا موجب ہے المختصر حضرت مفتی صاحبؒ برزخ میں۔ حشر میں اور قیامت میں ایک بڑے تاجر ہوں گے۔ احقر راقم آخر میں

حضرت مفتی صاحبؒ کے اجلّہ خلفاء کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے یہ دینی خلفاء بھی حضرت مفتی صاحبؒ کے لیے نیک اولاد کی طرح صدقہ جاریہ کا درجہ رکھتے ہیں جو آپ کے علوم وفیوض کو پھیلا کر سیاہ دلوں کو منوّر کرنے کی عملی کوشش میں مصروف ہیں۔ بلکہ آپ کے ورثاء کے کتب خانے جو دینی علوم کی نشر واشاعت کا اہتمام سنبھالے ہوئے ہیں وہ بھی آپ کے اسلامی و دینی کارناموں کا ایک اہم حصّہ ہیں الحاصل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف حمیدہ جو آپ کی رحلت کے بعد آپ کے لیے نیک اعمال میں اضافہ کا موجب بنے ہوئے ہیں غیر معمولی حیثیت کے حامل ہیں جنکا عشر عشیر بھی ہمیں معلوم نہیں مگر فریق مخالف اکثر اوقات صرف حرف "وہابی" کہہ کر ان کے سب اسلامی کارناموں کی نفی کر دیتا ہے تو غصہ کے ساتھ ہنسی بھی آتی ہے کہ آیا مخلوق خدا کے دماغ میں اعمال کے بالمقابل تدبر وفکر کا فقدان کیوں ہے مگر معاً اصلاح بھی ہو جاتی ہے کہ عملی اور علمی طبقہ علماء حق

شہر شہر سے

ترتیب قمر ہاشمی

جمعیت علمائے اسلام ملک میں اللہ کے دین کا غلبہ چاہتی ہے اس کا ماضی بے داغ اور مستقبل تابناک ہے

تحصیل مری میں جمعیت علماء اسلام ایک مضبوط پارٹی کی حیثیت سے اُبھر رہی ہے متعدد افراد کی جمعیت میں شمولیت

مری: جمعیت علماء اسلام ضلع راولپنڈی کے نائب امیر اور تحصیل مری کے امیر قومی اتحاد کے سابق امیدوار صوبائی اسمبلی قاری محمد اسد اللہ عباسی نے رکن سازی کے سلسلے میں پہاڑی علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ نے تک۔ موضع سلکھیترا، ماگہ، تریٹ۔ جاوا۔ بانسرہ گلی دھارا۔ بن کوٹل۔ دریا گلی۔ مسوٹ جھیکا گلی کنی تاک۔ کاٹباہ۔ رواٹ۔ بانڈی۔ اوچھاہ۔ سیر لگبہ۔ علیوٹ۔ سیر حدوٹ۔ پوٹھہ شریف۔ سینہ۔ کوٹھی۔ کاکڑائی۔ باڈیار۔ بھنتی۔ ڈھانڈہ دگل۔ گیل۔ دھیرکوٹ ستیاں۔ دھیرکوٹ کیٹھوالاں۔ پتریاٹہ۔ گلہڑہ گلی۔ پتڑینہ۔ میاڑی مری شہر کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ ان مواضعات میں ہر جگہ اجتماعات سے خطاب کے علاوہ معززین سے ملاقاتیں کی گئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کا مکمل تعارف۔ ماضی کی تاریخ۔ جمعیۃ کی ملکی و اسلامی خدمات۔ تحریک ختم نبوت۔ تحریک نظام مصطفےٰ میں جمعیۃ کے کردار۔ قائدین جمعیت کی اسلامی نظام کے سلسلے میں جدوجہد اور قومی اتحاد کی پالیسی پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی جمعیت علماء اسلام کے امیر محترم کے ساتھ حاجی عبدالشکور قاضی مشتاق احمد۔ محمد ایوب۔ ممتاز عباسی اور صوفی محمد گلزار شریک رہے۔ قاری صاحب موصوف جوان سال اور جفاکش ہونے کے ساتھ ساتھ غریب عوام کی دلوں کی دھڑکن ہیں آپنے ایک ماہ میں ٤٠ میل تک پیدل پہاڑی علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے سچے دین کا غلبہ چاہتی ہے اور اس پاکیزہ مشن کے لئے علماء حق کی رہنمائی میں پاکستان میں ٢٥ سال سے مسلسل جدوجہد کر رہی ہے قاری صاحب نے فرمایا کہ ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ اس جماعت کی قیادت ہر دور میں اولیاء اللہ کے ہاتھوں میں رہی ہے۔ اور اس کے ورکر اپنے محبوب قائدین کی بے لوث قیادت میں اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر دن رات محنت کر رہے ہیں۔ قومی اتحاد میں جمعیت کا تاریخ ساز کردار رہا ہے جمعیت کے جیالے سپوتوں نے مساجد و مدارس کو اسلامی چھاؤنیوں میں بدل کر ظلم کا مقابلہ کیا جو لوگ کل تک علماء کو سیاست سے ناآشنا سمجھ رہے تھے آج وہ بھی علماء حق کی قیادت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں قاری صاحب نے فرمایا کہ میں یہ بات پوری دیانتداری سے کہتا ہوں کہ قائد جمعیت مفتی محمود کے وجود نے ہی قوم کو اتحاد کی کڑی میں پرو دیا اگر قومی اتحاد کی قیادت نورانی میاں جیسے متعصب اور اصغر خان جیسے اسلام دشمن شخص کے ہاتھ میں ہوتا تو یہ اتحاد کب کا پارہ پارہ ہو چکا ہوتا۔ انہوں نے ١٢ ربیع الاوّل کو ابتدائی اسلامی قوانین کے نفاذ پر صدر پاکستان اور قائد قومی اتحاد و قائد جمعیت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ ان اجتماعات میں۔ حاجی عبدالشکور۔ راجہ محمد آزاد مولانا عبدالطیف نے بھی خطاب کیا۔ اس دورے میں بہت سے افراد نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا جن میں فضل کریم۔ باری شیر محمد عباس ایم۔ اے۔ رحیم داد۔ محمد اکرم۔۔۔۔ سلطان خان۔ شیر عالم۔ محمد نذیر۔ محمد شفیع۔ سخی محمد۔ محمد عظیم آف دگل۔ گلہل سے۔ مولانا محمد حنیف۔ ماسٹر عبدالقیوم جمعدار کالا خان۔ تصدق حسین۔ ریاض الحق۔ ڈھانڈہ سے ریٹائرڈ لفٹیننٹ راجہ محمد صابر۔ حوالدار محمد قاسم مولانا عبدالطیف۔ صوفی محمد ازاد۔ حوالدار محمد امین راجہ محمد یعقوب۔ سعید اللہ خان۔ چیف راجہ محمد اکبر خان۔ جاوید اقبال۔ محمد ارشاد۔۔۔ محمد رزاق۔ فقیر محمد، پیر محمد۔ لگا خان۔ گھیبا خان۔ میٹھا خان۔ حوالدار خان محمد۔ محمد ایوب خان پتریاٹہ سے۔ ماسٹر محمد روف محمد صادق مشتاق احمد۔ خان محمد۔ ماسٹر محمد اقبال۔ ڈاکٹر محمد اسلم۔ فضل داد خان۔ محمد صدیق۔ گل تاج محمد اشرف۔ دھیرکوٹ کیٹھوالاں سے حوالدار رحمت اللہ۔ راجہ محمد آزاد۔ محمد فاضل۔ راجہ محمد شفیق صوفی محمد اسحاق۔ ماسٹر علی شان۔ صوفی محمد فرید ماسٹر محمد اختر۔ سلطان محمد۔ محمد قاسم۔ نمبردار کالا خان۔ لیاقت حسین۔ محمد فیاض۔ دھیرکوٹ ستیاں سے راجہ محمد جمیل۔ محمد حبیب محمد ریاض محمد سرور۔ حوالدار شیر محمد۔ پتڑینہ سے صوفی عبدالکریم حوالدار خوشی محمد۔ شیر محمد۔ عبدالخالق۔ شفاعت علی لیاقت علی۔ محمد عنایت خان۔ محمد سلطان خان۔ عبدالحمید۔ محمد ضمیر۔ محمد خان۔ مولانا عزیز احمد۔ چار ہان سے۔ راجہ محمد حسین۔ چیف یعقوب۔ غلام رضا۔ غلام مرتضےٰ۔ راجہ حفیظ الرحمٰن اور ان کے ساتھ ساتھی شامل ہیں۔ باقی حضرات کے نام انشاءاللہ آئندہ شائع کئے جائیں گے

شیر شاہ کالونی کراچی

گذشتہ دنوں صوبہ سندھ کے ارگنائزنگ سیکرٹری مولانا عبدالرزاق عزیزی اور کراچی ضلع غربی کے سیکرٹری جناب عمران شاہ نے معززین شیر شاہ کالونی کے ایک گروپ کے ساتھ جناح روڈ شیر شاہ کالونی میں ممبر سازی کی نہایت ہی پرجوش مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم میں ہر خاص وعام کو جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اور پارٹی پروگرام کی وضاحت بھی کی گئی۔ مہم کا خاطر خواہ نتیجہ بر آمد ہوا اور چند گھنٹوں میں قریباً سو آدمیوں کو ممبر بنا لیا گیا۔

نئے شامل ہونیوالے چند اہم نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. عبدالحمید اور اس کے ساتھی۔ مالک حمید ٹیلرنگ ہاؤس۔
۲. غلام حسین اور اس کے ساتھی۔ مالک چمن سٹور۔
۳. شیخ رفاقت محمود اور اس کے ساتھی مالک عوامی ڈپو۔
۴. یعقوب خان۔ مالک محبوب ہوٹل
۵. دوست محمد اور اس کے ساتھی۔ مالک دوست محمد کریانہ سٹور
۶. محمد اکرم۔ مالک اسلم سٹور
۷. محمد مشتاق۔ مالک مشتاق کریانہ سٹور
۸. روشن دین خان اور اس کے ساتھی

صدر چھاؤنی لاہور

جمعیۃ علماء اسلام صدر بازار لاہور چھاؤنی کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت حکیم حبیب الرحمٰن ایم اے منعقد ہوا۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے اجلاس کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اور سید محبوب شاہ ہاشمی نے علماء حق کے کارنامے اور جمعیۃ کے اغراض ومقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

سرپرست۔ حکیم حبیب الرحمٰن ایم اے۔
صدر۔ حاجی نور احمد صاحب
نائب صدر۔ ڈاکٹر ولی اللہ صاحب
" " ۲۔ محمد یونس حداد
ناظم اعلیٰ۔ سید محبوب شاہ ہاشمی
ناظم۔۔۔ محمد ابراہیم صاحب
نائب ناظم۔۔ حافظ عبدالواحد صاحب
ناظم نشر واشاعت۔ شیخ عبدالرزاق صاحب
خازن۔۔۔۔ حافظ رفیع صاحب
سالار۔ سلطان محمد صاحب وطاہر محمد

حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کا اجلاس

۲/ مارچ بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے جامع مسجد دارالحق ٹاؤن شپ میں جمعیت العلماء اسلام حلقہ ٹاؤن شپ کے کارکنوں کا اجتماع ہوا باوجود شدید بارش کے کارکنان بڑی تعداد میں شرکت کے لئے دیوانہ وار بارش میں بھیگتے ہوئے مرکز میں جمع ہوئے معزز مہمانوں میں جناب محمد حنیف صاحب ناظم جمعیت جنوبی لاہور، جناب حافظ محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ انچارج رکن سازی لاہور ڈویژن جمعیت طلباء اسلام لاہور کے صدر جناب خالد محمود ٹیپو اور اختر ندیم تشریف لائے۔ اجلاس کی صدارت جناب سید پیر ابرار احمد نے کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا محمد منیر لاہوری نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جناب محمد رفیق صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت حلقہ ٹاؤن شپ نے اجلاس کے اغراض ومقاصد کی تفصیل بیان کی بعد میں راقم الحروف نے کارکنان کی تنظیمی شکایات اور حلقہ ٹاؤن شپ کے مسائل کے بارے میں رپورٹ پیش کی جس پر میاں محمد حنیف صاحب نے مسائل کے حل اور شکایات کے ازالہ کے لئے تجاویز پیش کیں اور ہر قسم کے تعاون کا مکمل یقین دلایا۔ جناب حافظ محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ اس وقت سب سے بڑی عبادت آئین شریعت کی کامیابی اور معاشرے کی اصلاح کے لئے کام کرنا ہے آپ نے اہل محلہ اپنے دوست احباب اپنے پڑوسیوں سے حسن سلوک کی تلقین کی اور کہا کہ اخلاق کی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اپنے ان بھائیوں کو جو ابھی ہمارے ساتھ شامل نہیں انہیں اسلام کے فیوض وبرکات بتائیں اور انہیں اپنے ساتھ ملائیں۔ آپ کے کہنے پر کارکنان جمعیت علماء اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ آخر میں طالب علم رہنما جناب خالد محمود ٹیپو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے علماء حق کی قیادت میں اپنی جدوجہد کا آغاز کیا ہے اس کے بعد انہوں نے مفصل اپنے پروگرام پر روشنی ڈالی۔

اجلاس کا اختتام جناب نے اپنی دعا سے کیا صدارتی خطبے میں انہوں نے کارکنوں کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ مولانا مفتی محمود صاحب اور جنرل ضیاء الحق کو مبارک باد دی۔ اجلاس کے بعد جمعیت علماء اسلام کی بنیاد رکھی گئی جس کے کنوینر مقبول احمد عالمگیر مقرر ہوئے معاونین میں جناب سیف اللہ خالد۔ جناب محمد امین شامل ہیں۔

جمعیت میں شمولیت

محمد بختاور خطیب کھاڈر امیر جمعیت علماء اسلام کھاڈر کی کوشش وترغیب سے مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر کے قائد جمعیت اور حضرت درخواستی مدظلہ العالی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

۱. فقیر عبدالرحیم رئیس اعظم دلیوالہ۔ ۲. فقیر عبدالرزاق میانہ۔ ۳. میاں شیخ عبداللہ رئیس اعظم دلیوالہ مع اپنی برادری اور اپنے احباب اور فقیر شمس الدین رئیس اعظم دلیوالہ فقیر رحمت اللہ میانہ رئیس اعظم دلیوالہ نیز۔ ملک عبدالصمد جھبیہ علاقہ دلیوالہ نے بھی جمعیت میں شمولیت اختیار کی ہے۔

تحصیل کرک

جمعیۃ علماء اسلام کٹھی نصرتی کے سیکرٹری حافظ آمین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ تحصیل کرک میں جمعیت کی رکن سازی بڑے زور شور سے جاری ہے اور لوگ بڑے شوق سے فارم رکنیت پر کر کے جمعیت کے پروگرام سے اتفاق کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر طرف جمعیۃ کے کارکن رکن سازی کے لئے پھیلے ہوئے ہیں اور اب تک تقریباً آٹھ سو افراد نے فارم رکنیت پر کر کے جمعیت کی رکنیت منظور کی ہے انہوں نے کہا کہ اندازہ ہے کہ مقررہ مدت پوری ہونے تک ۱۵۰۰ افراد جمعیت کے باقاعدہ ممبر بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کرک میں جس کارکن کے پاس فارم رکنیت کی کاپی نہ ہو تو فوری طور پر کٹھی نصرتی میں دفتر جمعیت سے رابطہ قائم کریں تاکہ مقررہ مدت کے اندر اندر جمعیۃ کی ممبر سازی کی جا سکے۔

جسکر ضلع جہلم کا مطالبہ

جہلم۔ جمعیت علماء اسلام ضلع جہلم کے امیر مولانا محمد اکرم، ضلعی جنرل سیکرٹری چوہدری محمد انور پاشا، قومی اتحاد کے ضلعی صدر چوہدری فضل الٰہی تاجپوری۔ ضلعی سیکرٹری اطلاعات اور مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام جسکر ضلع جہلم کے مہتمم مفتی۔ رشید احمد ارشد نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے ۱۷ نومبر کو انتخابات کی تاریخ کے اعلان کو پاکستان قومی اتحاد کی اسلامی نظام کے نفاذ کے آغاز کے بعد دوسری عظیم اور تاریخی کامیابی کا آغاز قرار دیا۔ اور پاکستان کی بہادر افواج کو زبردست خراج تحسین پیش کیا انہوں نے پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کی کہ وہ ملک کے عسکری اور فوجی ضلع جہلم کا جلد دورہ کر کے عسکری لوگوں کے مسائل براہ راست معلوم کر کے حل کرائیں انہوں نے کہا کہ منگلا کی قریبی آبادی جسکر و علاقائے جسکر کے چند دیہاتوں کو بجلی دی جائے۔ آڑہ گٹالیاں روڈ کی مصروف ترین روڈ کی مرمت کی جائے اور آڑہ گٹالیاں مغل آباد چک جمال کے دو طرفہ سرکلر پر کم از کم چار بسیں صبح سے رات نو بجے تک چلا کر ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کو آمد و رفت کی سہولت دلوائیں۔ قومی اتحاد کے وزراء اور بالخصوص جمعیۃ کے نمائندہ وزراء سے اپیل کی گئی کہ اِن بالا مسائل کو حل کروائیں

oooooooooooooooo

افتتاح

گذشتہ دنوں اربن ایریا بلاک نمبر ۲۵ سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے جائنٹ سیکرٹری شیخ حبیب احمد نے دفتر کا افتتاح کیا۔ جہانگیر سرور شیخ ایڈووکیٹ سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا نے تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ جمعیۃ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کریں

مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر۔ لیٰسین۔ نائب امیر۔ سید فاروق شاہ۔ جنرل سیکرٹری محمد اصغر۔ جائنٹ سیکرٹری اوّل۔ محمد سلطان۔ جائنٹ سیکرٹری خواجہ محمد اکرم۔ خزانچی۔ عزیر احمد۔ آفس سیکرٹری۔ غلام حیدر۔

رسالدار سلامت خان آف تورغ سرائے

ہنگو۔ رسالدار سلامت خان آف تورغ سرائے نے این ڈی پی سے مستعفی ہو کر جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا یہ اعلان گذشتہ دن کاہی میں مولانا نعمت اللہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع کوہاٹ کے سامنے کیا انہوں نے عہد کرتے ہوئے مولانا درخواستی صاحب اور مولانا مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے گل ولی درنشر امیاں حسن خیل کو ہاٹ میں اپنے تمام خاندان کے ہمراہ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو گئے

ضلع بہاد ل نگر کے اہم افراد کی شمولیت

گذشتہ دنوں میاں حاجی میر بخش متیانہ نے اپنی برادری سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ چوہدری محمد صدیق صاحب الفصیل ۔ ڈیپارٹمنٹ چشتیاں۔ علی مہر جھبیڈو۔ خوا ج بخش جھبیڈو۔

بہاولنگر۔ چوہدری خلیق احمد چوہان ایڈووکیٹ سابق صدر بار ایسوسی ایشن بہاول نگر۔ علاقہ بھر کے معروف زمیندار امیر حمزہ ہوتیانہ اور میاں محمد اقبال بودلہ اپنے ساتھیوں سمیت جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

منچن آباد۔ جناب عبدالرشید صاحب ساجد ایڈووکیٹ سابق صدر بار ایسوسی ایشن منچن آباد
جناب۔ ممتاز احمد دٹو ایڈووکیٹ منچن آباد
〃 میاں رفیع انور ایڈووکیٹ 〃
〃 میاں مقصود احمد چوہٹیہ 〃 〃
〃 شیخ محمد اختر پراچہ ایڈووکیٹ 〃
〃 محمد مشتاق پراچہ 〃 〃
〃 غلام مرتضیٰ درہگہ 〃 〃
〃 میاں محمد مظفر 〃 〃

فقیروالی۔ سردار محکم الدین خان۔ عبدالرشید کمیشن ایجنٹس۔ ملک محمد اسلم مالک کاٹن فیکٹری۔

ھارون آباد

میاں محمد یار خان مونکا ایڈووکیٹ ھارون آباد
راؤ عابد علی خان ایڈووکیٹ ہارون آباد
راؤ محمد جمیل خان ایڈووکیٹ ہارون آباد جنرل سیکرٹری انجمن راجپوتاں
چوہدری محمد صدیق سکھیرا ایڈووکیٹ ہارون آباد۔
چوہدری محمد سعید ایڈووکیٹ ہارون آباد
چوہدری محمد رفیق صاحب صدر انجمن حقوق مزارعین تحصیل ھارون آباد
مخدوم بشیر احمد صاحب نمبر دار چک ۱۰۹ / ۶ آر

کیپٹن رائے ریاست علی خاں صدر انجمن راجپوتاں بھاون آباد
ملک خوشی محمد صاحب میاں حاجی مقبول احمد لالیکا - حاجی امید علی صراف -
کیپٹن ڈاکٹر اختر علی صاحب لالیکا - - -
محمد اشرف صاحب سیکھرا -

ڈونگہ بونگہ

جناب محمد رفیق صاحب صدر کھٹک برادری نے اپنی برادری سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ڈونگہ بونگہ کی جماعت اہلحدیث نے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا

منڈی صادق

چوہدری عبدالحمید صاحب کمیشن ایجنٹس نے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کر دیا -
قاری محمد شریف سیکرٹری نشریات ضلع بہاولنگر -

مذمت

جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے سیکرٹری جنرل جہانگیر سرور شیخ ایڈوکیٹ اور چوہدری محمد صدیق نے ایک بیان میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر گڑبڑ کرنے والے عناصر کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ یہ گڑبڑ سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے اور اس طرح شکست خوردہ عناصر ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دے کر ملکی فضا کو مکدر کرنے کی منظم کوشش کر رہے ہیں چنانچہ حکومت کو اس بات کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے -

منڈی حاصل پور

گذشتہ دنوں منڈی حاصل پور کی جامع مسجد میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا -
جس میں قاری دین محمد قاسمی نے تلاوت فرمائی اور مولانا شفیق الرحمن صاحب درخواستی نے نظام اسلام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے قرآن وسنت کی عظمت اور صحابہ کرام رض کے سنہری دور پر مفصل روشنی ڈالی ان کے بعد شیخ الاسلام امیر مرکزیہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے عوام پر زور دیا کہ وہ اسلامی قوانین کو کامیاب بنانے کے لئے مخالفین کے پروپیگنڈے پر کان نہ دھریں اور تمام تر قوت اسلامی نظام کو مؤثر بنانے پر صرف کریں حضرت نے لوگوں سے عہد لیا کہ وہ جمعیت علماء اسلام اور اتحاد میں شامل جماعتوں کو مضبوط بنائیں اور ان کا ساتھ دیں - یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم ہر مخالف قوت کو ناکام بنا سکتے ہیں -
اس کے بعد حضرت نے دعا فرمائی -
دعا کے فوراً حضرت ملتان مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے -

منڈی حاصل پور

منڈی حاصل پور میں ہفت روزہ -
ترجمان اسلام وخدام الدین کے پرچے قاری دین محمد قاسمی مدرس مدرسہ اسلامیہ امدادیہ سے خریدیں پرچہ گھر پر پہنچانے کا مکمل انتظام ہے

اظہار اعتماد

جمعیت شاہ پور اور اراکین مدرسہ حنفیہ کریمیہ حضرت قبلہ درخواستی امیر شریعت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر کامل اعتماد کرتے ہیں اور صدر جنرل - - - ضیاء الحق کو نفاذ قوانین شریعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

پیپلز پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی سے استعفیٰ

پیپلز پارٹی حضرو ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن اور حضرو ازم فیڈریشن کے صدر افتخار احمد قریشی نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے انہوں نے کہا کہ اب ہمارا اس پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے ہم جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اختیار کرتا ہوں - اور قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کرتا ہوں -

صدر پاکستان قومی اتحاد چوٹی زیرین

چوٹی زیرین - - ممتاز سیاسی وسماجی کارکن سعید احمد خان چنگوانی نے ڈیرہ غازیخان تحریک استقلال کے چیئرمین خالد عبداللہ خان ایڈوکیٹ کے حالیہ بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے جس میں خالد عبداللہ خان نے قومی اتحاد کے قائدین پر بھٹو سے سازباز کا الزام عائد کیا تھا - سعید احمد چنگوانی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ قومی اتحاد کے قائدین کو آج بھی پاکستان کے عوام کا اعتماد حاصل ہے - انہوں نے خالد عبداللہ خان کو یاد دلایا ہے کہ گذشتہ انتخابات میں ان کی پذیرائی نظام مصطفےٰ کے نمائندے کی حیثیت سے ہوئی تھی اب آئندہ انتخابات میں صرف تحریک استقلال کے امیدوار کی حیثیت سے جب وہ عوام میں آئیں گے تو انہیں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا اور عوام میں تحریک استقلال کی مقبولیت کا پول کھل جائے گا -

انتخاب

گذشتہ دنوں جامع مسجد تلیانوالی میں ایک اہم اجلاس بسلسلہ انتخاب جمعیت العلمائے اسلام تلیانی زیر صدارت صوفی احمد یار صاحب امیر جمعیت العلمائے اسلام تحصیل بھلوال منعقد ہوا یہ اجلاس ناظم انتخابات ضلع سرگودھا حضرت مولانا مولوی جلال الدین کی نگرانی میں ہوا اور مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے -
سرپرست - مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب
صدر - مولوی محمد شریف صاحب رانجھہ
نائب صدر اول - مولوی سلطان علی صاحب
نائب صدر دوم - چوہدری محمد علی گوندل
جنرل سیکرٹری - شیخ محمد اسلم شیخ اعوان
سیکرٹری نشرواشاعت - ماسٹر عبدالکریم چوہدری
سالار - اللہ بخش صاحب لک

مرکزی قائدین پروگرام کے مطابق دورے پر روانہ ہو گئے

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جاوید ابراہیم پراچہ اور مرکزی ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان پروگرام کے مطابق ۱۲ اپریل کو دورے پر روانہ ہوں گے جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر محمد ظہیر میر نے صوبہ بھر کے تمام کارکنون کو ہدایت کی ہے کہ مرکزی قائدین کے دورے کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کریں۔

اہم اور ضروری

جمعیۃ اساتذہ پاکستان کے سلسلہ میں ساتھیوں کو ہدایات دی گئی تھیں۔ لیکن ابھی تک کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی۔ لہذا تمام ساتھیوں کو پھر تاکید کی جاتی ہے کہ پروگرام کے مطابق اساتذہ کے ایڈریس اور نام فوری طور پر ارسال کر دیں۔

عنقریب اساتذہ کے کنونیشن کا اعلان کیا جا رہا ہے لہذا اپنے پروگرام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور کنونیشن کے لئے جدوجہد تیز کر دین۔

منجانب۔ سیکرٹری جمعیۃ اساتذہ پاکستان۔

انتخاب دریاخان ضلع میانوالی

جمعیۃ طلباءٔ اسلام حلقہ دریاخان کا ایک اجلاس مولانا غلام رسول کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام حلقہ۔ دریاخان کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست۔ مولانا غلام رسول صاحب

صدر۔ محمد شکیل ثاقب۔ گورنمنٹ کالج بھکر۔

جنرل سیکرٹری۔ محمد اقبال جاوید گورنمنٹ ہائی سکول دریاخان

جوائنٹ سیکرٹری محمد قاسم۔ گورنمنٹ ہائی سکول دریاخان

سیکرٹری اطلاعات۔ عبدالرحمٰن کنول گورنمنٹ ہائی سکول دریاخان۔

خازن۔ شفقت اللہ ساجد۔ گورنمنٹ ہائی سکول دریاخان۔

انتخاب کندیاں ضلع میانوالی

صدر۔ محمد اکرام گورنمنٹ ہائی سکول کندیان

نائب صدر۔ محمد آصف گورنمنٹ ہائی سکول کندیاں۔

جنرل سیکرٹری۔ معین الدین مدرسہ عربیہ عثمانیہ۔ کندیاں

جائنٹ سیکرٹری۔ محمد عثمان مدرسہ عربیہ عثمانیہ کندیاں۔

سیکرٹری نشر اشاعت محمد طارق۔ مدرسہ عربیہ کندیاں۔

خازن۔ صوفی شیر زمان مدرسہ عربیہ عثمانیہ کندیاں۔

شمولیت حیدر آباد۔

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد کا ہفتہ وار اجلاس صوبہ سندھ کے نائب صدر بشیر احمد قریشی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے حیدر آباد کے صدر مقصود احمد۔ عبدالرشید اور سیف الرحمٰن نے خطاب کیا اجلاس میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر نیشنل پرائز فیڈریشن کے صدر جاوید علی خان چراغ نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا۔ اعلان کر دیا

حیدر آباد

جمعیت طلباء اسلام حیدر آباد ضلع کے صدر اور حیدر آباد شہر کے جنرل سیکرٹری عبدالاحد شفیق جو دونوں عہدوں پہ فائز تھے انہوں نے اپنی مصروفیات کی بنا پر جنرل سیکرٹری کے عہدے سے مستعفی ہو گئے جس کی وجہ سے مقامی مجلس عمومی نے سٹی کالج کے سیف الرحمٰن کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔

ضلع تھرپارکر

جمعیۃ طلباء اسلام سندھ کے نائب صدر بشیر احمد قریشی نے ضلع تھرپارکر کے انتخاب کو کالعدم قرار دے کر محمد شاہد راجپوت کو ضلعی کنونیئر نامزد کر دیا ہے وہ اب ضلع کی تمام شاخوں کی تنظیم نو کے سلسلہ میں ضلع کا دورہ کریں گے۔

قلات بلوچستان۔ شمولیت

جمعیۃ طلباء اسلام زہری ضلع قلات کے دو روزہ اجتماع کے موقع پر بی ایس او۔ زہری کے جنرل سیکرٹری محمد ایوب بلوچ نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ تربیتی اجتماع سے

خطاب کرتے ہوئے صوبائی صدر عبد الغفور حیدری نے بی ایس او زہری کے جنرل سیکرٹری محمد ایوب اور ان کے ساتھیوں کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

دریں اثنا سردار محمد عظیم خان شہوانی کے صاحبزادہ غلام مرتضیٰ نے بھی صوبائی صدر عبد الغفور حیدری کی موجودگی میں شمولیت کا اعلان کیا

میر پور خاص

جمعیۃ طلباء اسلام میر پور خاص کا ایک اجلاس حافظ عبد الحفیظ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے مہمان خصوصی جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری محمد الیاس تمنا تھے۔ مہمان خصوصی نے خطاب کرتے ہوئے کہا جمعیۃ طلباء اسلام ایک واحد تنظیم ہے۔ جو علماء حق کی قیادت میں کام کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں جو بھی تحریک چلی اس کی قیادت علماء حق نے ہی کی

کوٹ ادو

جمعیۃ طلباء اسلام خانیوال کے راہنما۔ ظفر اقبال قریشی نے جمعیۃ طلباء اسلام کوٹ ادو میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ طلباء اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالیں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کو ختم کر کے اسلامی تعلیم کو فی الفور رائج کیا جائے۔

لاہور۔ گلبرگ۔

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لاہور حلقہ گلبرگ کا ایک اجلاس محمد شریف صدر حلقہ گلبرگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع لاہور کے صدر خالد ٹیپو نے کہا کہ آج جمعیۃ ہی وہ واحد تنظیم ہے جس نے علماء الحق کی قیادت کو تسلیم کیا۔ اجلاس سے ضلع لاہور کے نائب صدر محمد ادریس اعوان نے بھی خطاب کیا جمعیۃ کے پروگرام سے متاثر ہو کر ایف سی کالج کے طالب علم خالد لطیف نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ محمد ادریس اعوان نے تمام ساتھیوں کا خیر مقدم کیا۔

ضلع بنوں

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع بنوں کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زبیر گل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے روزی خان کے حافظ میر کلام و بلال احمد اعوان اور محمد اسماعیل قریشی نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہ انگریز کا کالا قانون ختم ہو کر اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے اس کے لئے جمعیۃ طلباء اسلام کی قربانیاں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں لارڈ میکالے کے تعلیم کو فوری ختم کر کے اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے۔ اجلاس میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا گیا اور ۱۰ اپریل کو مرکزی ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان کے دورے کے پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔

نواں جنڈانوالہ

جمعیت طلباء اسلام نواں جنڈانوالہ کا اجلاس مولانا محمد یوسف کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقامی صدر نے جمعیت طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور چچا وید ابراہیم پراچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی

سومرانی شریف ضلع سکھر

جمعیت طلباء اسلام سومرانی شریف کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں شیر احمد مہوار اور فتح محمد قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ انہوں نے طلباء سے کہا کہ وہ جماعتی کام کو تیز کریں اجلاس میں شمس الدین شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا

لاڑکانہ

جمعیت طلباء اسلام لاڑکانہ کا اجلاس جمعیۃ کے ضلع کے دفتر واقعہ کینیڈی مارکیٹ لاڑکانہ میں لاڑکانہ شہر کے کنوینر بیر دین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلعی صدر محمود سومرو نے بھی شرکت۔ لاڑکانہ شہر کے معاون خادم حسین نے طلباء کو جماعتی پروگرام سے آگاہ کیا۔ آخر میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کو عملی جامہ پہنایا جائے

جمعیت طلباء اسلام بلوچستان کی تمام شاخیں متوجہ ہوں۔

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے صدر عبد الغفور حیدری نے صوبہ بھر کے تمام اضلاع اور تحصیلوں کو ہدایت کی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع اور تحصیلوں کے تمام عہدیداروں کے اسکول کالج اور مدرسہ کے پتہ اور گھر کا مکمل پتہ اور کوائف ترتیب دے کر ایک کاپی صوبائی صدر عبد الغفور حیدری اسلامیہ دار الشفاء قلات اور ایک کاپی صوبائی دفتر صوبائی جنرل سیکرٹری کے نام پر فوراً بھیج دیں۔ صوبائی صدر نے مزید کہا ہے۔ کہ کالج کھلتے ہی صوبائی قائدین پورے صوبہ کا دورہ کریں گے۔

دارالعلوم اور مسائل

اِس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اِس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دارالعلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور۔

سرکاری عہدیدار کھبوٹو کا پرچار کر رہے ہیں

آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے میں صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تحصیل اوباڑہ کے حالات کا جائزہ لیں۔ تحصیل اوباڑہ ضلع سکھر کے رانوتی قصبہ میں چھوٹے آفیسر ظلم کر رہے ہیں اور جن آفیسروں کا براہِ راست عوام سے رابطہ ہے ان کے مظالم اور رشوت ستانیوں نے عوام میں بے چینی پھیلا رکھی ہے اس سے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔

انتظامیہ کا ہر آدمی پولیس والے سے لے کر انسپکٹر اور ڈی ایس پی تک سب کے سب تمام بھاری رشوتیں لے کر عوام کو تنگ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ شہر رانوتی میں ایک دن میں کم از کم تین چار ہزار روپیہ رشوت ہر روز بلا ناغہ لے رہے ہیں اور رشوت کے ساتھ پی پی کے ورکروں کا بھی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ محکمہ تعلیم کا یہ حال ہے کہ قصبہ رانوتی کے گرد و نواح میں اندازاً ۲۵ پچیس سے زیادہ بستیاں ہیں جہاں تعلیم کے لئے کوئی پرائمری سکول نہیں ہے جہاں کوئی سکول ہے بھی تو ماسٹر صاحب پڑھانے کی بجائے طلباء کو کھبوٹو کا شیدائی بنانے میں مصروف ہیں مطلب یہ کہ ان ہر دو محکموں میں سو فیصد پی پی کے ورکر ہیں۔ محکمہ فارسیٹ میں ایک دن میں کم از کم پچاس بیل گاڑیاں (فی گاڑی ۸۰۰ روپے) فروخت ہوتی ہے اور راکھے سے لے کر ڈی ایف او تک اس میں ملوث ہیں اور یہ سب کے سب آفیسر پی پی کے کارکن کا رول ادا کر رہے ہیں اور ڈپو ہولڈروں کا بھی یہی حال ہے کہ قصبہ رانوتی میں پانچ سو بوری سے زیادہ آٹا آتا ہے لیکن عوام کو ملنے کی بجائے دوکانداروں کو مل جاتا ہے اور وہی آٹا ساٹھ روپیہ فی من کے حساب سے بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ محکمہ بجلی میں بجلی کی چوری بجلی کے آفیسر خود کر رہے ہیں۔ پیسے لے کر میٹر کو پیچھے کر دیتے ہیں یا بہت سے گھروں میں بغیر میٹر کے بجلی جلتی رہتی ہے اور اس کے بدلے میں آفیسر رشوت کھاتے رہتے ہیں۔ بطور رشوت بڑی رقم کے سوا بجلی کی منظوری نہیں دیتے۔ ایک شخص سے ٹیوب ویل کے لئے پانچ ہزار روپے رشوت لی گئی۔ یہ حالات تو اوباڑہ تحصیل کے ایک قصبہ کے ہیں لیکن رانوتی میں قمار بازی اس حد تک ہو گئی ہے کہ خود پولیس چوکی میں تھانیدار پولیس جمعدار جوا کھیلتے ہیں اور نشہ آور چیزیں مثلاً بھنگ تو عام استعمال ہو رہی ہیں۔ اور اگر تحصیلدار کو اطلاع بھی دی جائے تو کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا اب بھی ہر محکمہ میں سو فیصد پی پی کے ورکر ہیں جو سابقہ حکومت کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں یونین کونسل کے لئے جو آدمی تحصیل اوباڑہ سے منتخب کئے جا رہے ہیں سب کے سب نا اہل ہیں۔ ان میں ایک بھی عالمِ دین کا نام نہیں دیا گیا۔ دیہات کے علماءِ دین کو با اختیار بنا کر ان سے اہم کام لئے جائیں۔ دیہات میں آپ کو مخلص علماء بہت مہیا ہو سکتے ہیں۔ اسلئے علماء کو فوقیت دی جائے ورنہ ملک میں کوئی کام بھی صحیح و سالم نہ ہو سکے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں اسلامی قوانین کامیاب بنائے۔ آمین

قمر الدین مدرس
مدرسہ عربیہ۔ دار الہدیٰ عید گاہ رانوتی
تحصیل اوباڑہ ۔ ضلع سکھر

عوام برائیوں کا سدِّباب کریں

فیصل آباد میں کچی آبادی ستیانہ روڈ عقب فائر بریگیڈ کے مکینوں کو گورنمنٹ کی طرف سے رہائشی پلاٹ دیئے جا رہے ہیں اور ان پلاٹوں کے ۴۰/- روپے فی مرلہ کے حساب سے ڈیولپمنٹ چارجز وصول کئے جاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے لوگ F.D.A کے دفتر سے چالان فارم حاصل کر کے آ رہے تھے۔

حسنِ اتفاق کہ پاکستان قومی اتحاد کے کارکن مشتاق احمد صاحب بھی F.D.A کے دفتر جا رہے تھے کہ ان لوگوں نے مشتاق صاحب سے شکایت کی کہ رشوت تو اب بھی لی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم سے ہر چالان فارم کے عوض پانچ پانچ روپے بطور رشوت لئے گئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے اپنے نوٹوں کے نمبر بھی نوٹ کر لئے ہیں۔ مشتاق صاحب نے کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ پھر راستہ میں کچھ اور لوگ ملے انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی اور کہا کہ ہم سے بھی پانچ پانچ روپے لئے گئے ہیں۔ اسطرح یہ تقریباً چالیس افراد ہو گئے۔ ان کو لے کر مشتاق صاحب دفتر پہنچے۔ لوگوں نے ان دو افراد کی نشاندہی کی تو مشتاق صاحب نے ان کو آرڈر دیا کہ وہ ہاتھ کھڑے کر کے میزوں پر کھڑے ہو جائیں اور دفتر کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں کیونکہ وہ مجرم ہیں اور لوگوں سے کہا کہ اگر ان میں سے کوئی آدمی آرڈر کی خلاف ورزی کرے اسکا سر پھوڑ دو میں ذمہ دار ہوں۔ ان افراد کے نام یہ ہیں۔ (۱) فو ّار حسین کلرک (۲) عبد الحفیظ ہیڈ کلرک یا اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ۔

پھر جناب وسیم محمود اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلقات عامہ (انٹی کرپشن) کو ٹیلیفون کیا کہ رشوت کا کیس پکڑا ہے۔ رشوت لینے والے اور جن لوگوں کو مجبور کر کے رشوت لی گئی اور نوٹ جن کے نمبر نوٹ کر لئے گئے ہیں موجود ہیں۔ اس پر وہ جلد ہی آ گئے۔ سب لوگوں نے ایک بیان حلفی پر دستخط کئے اور ان ہر دو افراد نے بھی اقرارِ جرم کر لیا۔ اسطرح یہ اپریشن مکمل ہوا۔

اگر عوام برائیوں کے سدِّباب کے لئے خود بھی کوششیں کریں تو برائیوں کا بہت جلد خاتمہ ہو سکتا ہے۔

محمد رمضان سفری۔ فیصل آباد

قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکایا جائے

آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے مارشل لاء حکام سے اپیل ہے کہ مولانا نور الحق کے مبینہ قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

گذشتہ دنوں کراچی میں پٹھان کالونی کے قریب مولانا نور الحق کو بڑے سفاکانہ طریقہ پر مسجد میں قتل کیا گیا مگر اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود انتظامیہ نے قاتلوں کو گرفتار نہیں کیا۔ اس دور میں ایسے